Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۳۹۴ کراچی ۳

(رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱)

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا

روزنامہ / ہفتہ

المصلح

فی پرچہ ۱/

۲۱ جمادی الثانی ۱۳۷۳ھ

ایڈیٹر: عبدالقادر بی۔ اے

جلد ۷ ‖ ۲۷ تبلیغ ۱۳۳۳ ہش - ۲۷ فروری ۱۹۵۴ء ‖ نمبر ۴۷

امریکہ نے پاکستان کو فوجی امداد دینا منظور کر لیا

"پاکستان اپنی تاریخ کے شاندار دور میں داخل ہو گیا"

وزیر اعظم مسٹر محمد علی کا اعلان

کراچی ۲۵ فروری۔ حکومت امریکہ نے باہمی تحفظ کے امریکی قانون کے تحت پاکستان کو فوجی امداد دینا منظور کر لیا ہے۔ آج شام اس امر کا انکشاف کرتے ہوئے وزیر اعظم محمد علی نے کہا۔ پاکستان آج ایک ایسے دور میں داخل ہو رہا ہے۔ جو آئندہ چل کر یقیناً تابناک اور شاندار ہوگا۔ گذشتہ پیر کے روز پاکستان نے حکومت امریکہ سے فوجی امداد کے لئے جو بھی درخواست کی تھی۔ آج اس درخواست کی منظوری کا اعلان کرتے ہوئے وزیر اعظم نے کہا۔

"مجھے یہ اعلان کرنے میں بے انتہا مسرت ہو رہی ہے کہ حکومت ریاست ہائے متحدہ نے ریاست ہائے متحدہ کے باہمی سلامتی کے قانون کے تحت پاکستان کو فوجی امداد دینا منظور کر لیا ہے"

(باقی دیکھیں ۸ پر)

واشنگٹن میں ڈاکٹر فاضل جمالی کے بیان کا خیر مقدم

واشنگٹن ۲۶ فروری۔ امریکی حکام نے عراقی وزیر اعظم ڈاکٹر فاضل جمالی کے اس بیان پر خوشی کا اظہار کیا ہے کہ عراق فوجی امداد کے لئے مغربی ممالک پر ہی انحصار کریگا

اپنی تاریخ کو تعصب اور غلط بیانی کی زنجیروں سے آزاد کرانا ہمارا اولین فرض ہے

قوم کے رجحانات اسکی زندگی کے اوائل ہی میں قائم ہوتے ہیں اسلئے ضروری ہے کہ ہم قوم کو اپنی تاریخ کی حقیقی عظمت سے آگاہ کریں

پاکستان تاریخ کانفرنس میں آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی کا خطبۂ صدارت

پشاور ۲۶ فروری۔ وزیر تعلیم ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے آج یہاں پاکستان تاریخ کانفرنس میں خطبۂ صدارت پڑھتے ہوئے اس امر پر زور دیا کہ اپنی تاریخ کو تعصب اور غلط بیانی کی زنجیروں سے آزاد کرانا ہمارا اولین فرض ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اس غرض سے کہ ہم خود اعتمادی حاصل کر سکیں۔ اور اپنا سر فخر سے بلند کر سکیں۔ ہمیں تاریخی مطالعہ کو اس تعصب اور غلط بیانی کی زنجیروں سے آزاد کرانا ہوگا۔ جن میں وہ ہماری مجبوری اور محکومی کے زمانہ میں جکڑ دیا گیا تھا۔ آپ نے اس کی اہمیت بیان کرتے ہوئے اس امر کی طرف توجہ دلائی۔ کہ اس کام میں تاخیر نہیں ہونی چاہیے۔ آپ نے فرمایا قوم کے رجحانات اس کی زندگی کے اوائل ہی میں قائم ہوتے ہیں۔ لہذا ضروری ہے کہ ہم قیام پاکستان کے ابتدائی دور میں ہی قوم کو اپنی تاریخ کی حقیقی عظمت سے آگاہ کریں۔

دوران خطبہ میں آنریبل ڈاکٹر اشتیاق حسین قریشی نے تاریخی مطالعہ کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرمایا عام تعلیم کے میدان میں تاریخ کے مطالعہ کو ایک خاص اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ تاریخ انسان کی نظر میں وہ وسعت پیدا کرتی ہے۔ جس سے ملک سیاسی استحکام و ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے۔ اس کی مزید وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا قومیت جذبۂ اتحاد پر مبنی ہے۔ اور اتحاد مشترکہ مقاصد مشترکہ کوششوں اور مشترکہ توقعات و خواہشات کے نتیجہ میں پیدا ہوتا ہے۔ تاریخ جو ماضی میں ان مشترکہ کوششوں اور توقعات کی کارفرمائیوں پر روشنی ڈالتی ہے۔ وہ اہم قوت ہے جو قوم میں اتحاد کی روح پھونک سکتی ہے اس لئے ہمارے مورخین تاریخ کو صحیح رنگ میں پیش کر کے قومی اتحاد کو برقرار رکھنے اور اسے اور زیادہ مضبوط بنانے میں نہایت اہم خدمت سرانجام دے سکتے ہیں۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

پاکستان اب آزاد دنیا کے دفاع میں پہلے سے زیادہ حصہ لے سکے گا

لنڈن میں پاکستان کو فوجی امداد دینے کے امریکی فیصلے کا خیر مقدم

لنڈن ۲۶ فروری۔ محکمہ خارجہ کے ایک ترجمان نے کل پاکستان کو فوجی امداد دینے کے امریکی فیصلے پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا حکومت برطانیہ پاکستان کو فوجی امداد ملنے کے فیصلے پر تسلی کا اظہار کرتے ہوئے اس کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اس کے نتیجہ میں پاکستان آزاد دنیا کے دفاعی انتظامات میں پہلے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لے سکے گا۔

ترجمان نے مزید کہا حکومت برطانیہ کے نزدیک یہ وہ چیز خیر مقدم کے قابل ہے کہ جس کی وجہ سے دولت مشترکہ کا کوئی ممبر ملک آزاد دنیا کے دفاعی انتظامات میں زیادہ بہتر اور مفید طریق پر حصہ لے سکے۔ حکومت برطانیہ کو بالعموم ان حالات سے باخبر رکھا گیا ہے۔ امریکہ اور پاکستان دونوں نے یہ بات واضح کر دی ہے کہ پاکستان کا امریکہ کے ساتھ کوئی فوجی معاہدہ کرنے یا فوجی امداد کے بدلے میں اڈے وغیرہ دینے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا باختیار ذرائع کا کہنا ہے کہ اس فوجی امداد سے بھارت کے مفادات کو کوئی نقصان نہیں پہنچیگا کیونکہ اس کا مقصد آزاد دنیا کے دفاع کو مضبوط بنانے کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔

شاہ فیصل اور شاہ سعود کے شاہی دورے کے سلسلے میں انتظامات مکمل کر لئے

کراچی ۲۶ فروری۔ خیال ہے کہ عراق کے شاہ فیصل اور سعودی عرب کے شاہ سعود عبدالعزیز علی الترتیب ۱۲ مارچ اور ۱۳ اپریل کو شاہی مہمان کی حیثیت سے پاکستان آئیں گے معلوم ہوا ہے کہ ان شاہی دوروں کے پروگرام کو آخری شکل دی جا رہی ہے۔ خیر مقدم کے انتظامات کی جملہ تفصیلات طے ہو چکی ہیں اور انتظامات اس حد تک مکمل ہو چکے ہیں کہ انہیں صرف ایک اشارے پر زیر عمل لایا جا سکتا ہے۔

۵۸ ہزار اشخاص بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے

بمبئی ۲۶ فروری۔ دسمبر ۱۹۵۳ء میں بھارت کی سنٹرل انڈیا ریلوے میں ۵۸ ہزار اشخاص بلا ٹکٹ سفر کرتے ہوئے پکڑے گئے۔ ان میں سے ایک لاکھ ۵۸ ہزار ۷ سو چھتیس روپے کی رقم بطور جرمانہ وصول کی گئی۔

شاہ حسین آئندہ ہفتہ بغداد جا رہے ہیں

عمان ۲۶ فروری۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اردن کے شاہ حسین آئندہ ہفتے بغداد جانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اپریل میں وہ قاہرہ بھی جائیں گے۔

برطانوی سفیر نے شاہ ایران کی خدمت میں اسناد سفارت پیش کیں

تہران ۲۶ فروری۔ نئے برطانوی سفیر برائے ایران سر روجر سٹیونس نے کل شاہی محل میں شاہ رضا پہلوی کی خدمت میں اسناد سفارت پیش کیں۔ اس موقعہ پر ایران کے وزیر خارجہ عبداللہ انتظام بھی موجود تھے۔

سیکرٹری اقوام متحدہ کی تجویز پر عرب لیگ غور کریگی

عمان (اردن) ۲۵ فروری۔ ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے کہ اردن اسرائیل کانفرنس کے لئے اقوام متحدہ کی طرف سے جو تحریک شروع ہوئی ہے۔ اس پر سوچ بچار کرنے کے لئے عرب لیگ ممالک کا ایک ہنگامی اجلاس بلایا جائے گا۔ اقوام متحدہ کے جنرل سیکرٹری نے پچھلے ہفتے دونوں ممالک کے متنازعہ مسائل کے تصفیہ کے لئے اردن کو ایک اعلےٰ کانفرنس کی دعوت دی تھی۔ اس سے قبل اردن دو دفعہ یہ دعوت مسترد کر چکا ہے۔

سر الف سٹیونسن کو سوڈان آنے کی دعوت

قاہرہ ۲۶ فروری۔ حکومت سوڈان نے برطانوی سفیر مقیم قاہرہ سر رالف اسٹیونسن کو بھی سوڈان کی پہلی پارلیمنٹ کی رسم افتتاح میں شرکت کی دعوت دی ہے۔ خیال ہے کہ وہ اس تقریب میں شریک ہونے کے لئے حکومت برطانیہ کے نمائندہ مسٹر سیلون لائڈ کے ہمراہ خرطوم جائیں گے۔

عبدالقادر پرنٹر و پبلشر نے علمی پرنٹنگ پریس میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین کراچی سے شائع کی

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ ۲۷ تبلیغ ۱۳۳۳ھ

دَورِ جدید کا نقطۂ آغاز

یورپین مورخین کے درمیان اس بارے میں اختلاف ہے کہ تہذیب و تمدن کے اعتبار سے دنیا میں دَورِ جدید کا آغاز کب ہوا یعنے وہ کونسا زمانہ ہے کہ جب دنیا واضح طور پر عہدِ قدیم سے نکل کر عہدِ جدید میں داخل ہوئی اس ضمن میں مختلف مورخین اور علم تمدن کے ماہروں نے مختلف دور متعین کئے ہیں۔ بہت سے مورخ عہدِ قدیم کو قرونِ وسطیٰ کے اختتام یعنے سترھویں صدی عیسوی تک ممتد قرار دیتے ہیں۔ اور بعض مورخین عہدِ قدیم کو حضرت مسیح کی ولادت تک محدود سمجھتے ہیں۔ ان کے نزدیک مسیح علیہ السلام کی بعثت ہی دورِ جدید کے حق میں نقطۂ آغاز کا درجہ رکھتی ہے۔ پھر کچھ لوگ ایسے ہیں جنہوں نے ۴۷۶ء عیسوی کے قرب وجوار کے زمانے کو کہ جب یورپ میں رومی سلطنت زوال پذیر ہوکر اپنے اختتام کو پہونچی دورِ جدید اور دورِ قدیم کے درمیان حدِ فاصل قرار دیا ہے۔ اور ایسے مورخین کی بھی کمی نہیں جو اس خیال کے حامی ہیں کہ ۸۰۰ صدی عیسوی میں شارلیمان کے برسرِ اقتدار آنے کے بعد سے کہ جب ہولی رومن امپائر کی بنیاد پڑی نئے دور کا آغاز ہوا۔ الغرض جتنے منہ اتنی ہی باتیں ہیں۔

لیکن رفتہ رفتہ اب مورخین میں ایک اور ہی مکتب خیال کے لوگ نمایاں ہوکر سامنے آرہے ہیں۔ جو بالکل ہی جداگانہ نظریئے کے قائل ہیں۔ ان میں سے ایک ڈین آف ڈرہم مسٹر سی۔ اے ایلنگٹن ہیں انہوں نے تمام گزشتہ مورخین سے اختلاف کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ دنیا میں اسلام کے رونما ہونے کے بعد سے عہدِ جدید کا آغاز ہوا ہے۔ ان کے نزدیک دنیا نے رسول عربی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی بعثت کے بعد ہی عہدِ قدیم کو خیرباد کہہ کر ایک ایسے دَور میں قدم رکھا ہے کہ جسے ہم عہدِ جدید کے نقطۂ آغاز سے تعبیر کرسکتے ہیں۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب الموسوم بہ "یورپ" میں جو پہلی بار ۱۹۲۶ء میں شائع ہوئی تھی لکھتے ہیں:-

"یہ امر ہمیں صاف اور واضح طور پر تسلیم کرنا چاہیئے کہ ساتویں صدی عیسوی میں وہ حدِ فاصل ہے جو تاریخِ عالم کو عہدِ قدیم اور عہدِ جدید میں تقسیم کرتی ہے۔ اس سلسلے میں بعض اور تاریخیں بھی پیش کی جاتی ہیں۔ مثال کے طور پر ۴۷۶ء عیسوی میں جبکہ یورپ میں رومی سلطنت کا خاتمہ ہوا۔ لیکن یہ سب تاریخیں حقیقت سے بہت دور ہیں۔ اسی طرح سنہ ۸۰۰ء عیسوی میں Charlemagne کے برسرِ اقتدار آنے کو بعض لوگوں نے دورِ جدید کا نقطۂ آغاز قرار دیا ہے۔ لیکن یہ بھی درست نہیں ہے۔ کیونکہ اگرچہ اس کی تاج پوشی کے بعد بڑے بڑے واقعات رونما ہوئے لیکن اس کی وفات کے بعد یہ واقعات دیرپا اور مستقل اثرات کے حامل ثابت نہیں ہوسکے۔ البتہ یہ ایک حقیقت ہے کہ سنہ ۶۲۸ء میں اسلام نے دنیا کو جو چیلنج دیا۔ اس کے نتیجہ میں قطعی اور یقینی طور پر ایسے مسائل پیدا ہوگئے کہ سارا یورپ جن کا اثر قبول کئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور جو آج بھی اس پر اثر انداز ہورہے ہیں جب رومی سلطنت کے بالمقابل کی حیثیت سے ایرانیوں کی بجائے عرب کے مسلمان میدان میں اترے یہیں وہی وقت ہے کہ جب ہم دنیائے قدیم سے نکل کر ایک ایسی جدید دنیا میں قدم رکھتے ہیں۔ کہ جو پوری سنجیدگی اور بعض اوقات بے تابی کے ساتھ اپنی توجہ اسلام پر مرکز کرتی چلی آرہی ہے۔"

("Europe" – A personal & political Survey – page 38)

مسٹر ایلنگٹن نے کسی بھی نقطۂ نظر سے یہ بات کہی ہو۔ بہرصورت یہ انقلاب فی نفسہٖ ایک بہت بڑا انقلاب ہے کہ آج مغربی مورخین اس حقیقت کو تسلیم کرنے پر مجبور ہوگئے ہیں۔ کہ اسلام نے دنیا میں آکر نہ صرف ایک نئے دَور کا آغاز کیا۔ بلکہ ایک ایسے دور کی بنیاد ڈالی کہ جو عہدِ جدید کے حق میں نقطۂ آغاز کا کام دینے والا تھا۔ پھر ایک مغربی مصنف کی قلم سے نکلا ہوا یہ اعتراف اس حقیقت پر روشنی ڈالنے کے لئے بھی کافی ہے کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اس زمانے میں مبعوث ہوئے کہ جب انسانی دماغ ارتقائی منازل میں سے گزر کر ایسی حالت کو پہنچ چکا تھا۔ کہ وہ یکسر ایک نئی دنیا میں قدم رکھ سکے۔ اور روحانی ارتقا کے ایک ہی جامع اور عالمگیر نظام کی برکات سے بیک وقت مستفید ہوسکے۔ چنانچہ جملہ انبیائے ماسبق میں سے آپ ہی وہ عظیم الشان نبی تھے کہ جو بیک وقت تمام بنی نوع انسان کی طرف مبعوث کئے گئے۔ اور آپ نے دورِ جدید کے آغاز کا اعلان ان الفاظ میں فرمایا

یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا (اعراف رکوع ۲۰)

یعنے اے لوگو میں تم سب کی طرف رسول بناکر بھیجا گیا ہوں۔ اسی لئے آپ محض اہلِ عرب کے لئے ہی نہیں بلکہ بلا تفریق و امتیاز تمام بنی نوع انسان کی راہنمائی کے لئے تشریف لائے تھے۔ آپ نے آتے ہی عہدِ قدیم کے تہذیبی نظاموں کی بنیادیں ہلا ڈالیں۔ اور ہر قسم کے قبائلی اور طبقاتی احساسات وجذبات کو اخوت ومساوات کے ہمہ گیر جذبے کے تحت لاکر ایک ایسے بین الاقوامی معاشرے کی بنیاد ڈالی۔ کہ جو طاقت وقوت کے بل پر نہیں۔ بلکہ آزادئ ضمیر کی بدولت معرضِ وجود میں آیا تھا۔ ہمہ گیر سیاسی اثر کے علاوہ اسلام کے ذریعہ رونما ہونے والے اس انقلاب کو خود مسٹر ایلنگٹن نے بھی محسوس کیا ہے۔ چنانچہ وہ اپنی کتاب کے صفحہ ۳۹ پر حاشیہ میں لکھتے ہیں:-

"یہ (اسلام) اپنے ماننے والوں کو ایک ایسے رشتۂ اخوت میں منسلک کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ کہ جس کے حصول میں عیسائیت اکثر وبیشتر ناکام رہی ہے۔"

اسی طرح ایک اور یورپی مورخ مسٹر ہوئے لینڈ اپنی تاریخ تمدن میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"جہاں تک ایمان لانے والوں کے درمیان حقیقی اخوت ومساوات قائم کرنے کا تعلق ہے مسلمان عیسائیوں کی نسبت بہت زیادہ کامیاب رہے ہیں۔ مراکش سے لے کر چین تک مسلمانوں کا (خواہ وہ کسی بھی قوم رنگ ونسل یا زبان سے کیوں نہ تعلق رکھتے ہوں) باہمی احساسِ اخوت تمام بنی نوع انسان کے لئے اپنے اندر ایک بنیادی سبق رکھتا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ روحانی بنیادوں پر ساری دنیا ایک ہی رشتۂ اخوت میں منسلک ہوسکتی ہے۔"

(A brief History of civilization by J. S. Hoyland page 84)

مغربی مصنفین کا چودہ صدیوں بعد یکدم اسلام کی سیاسی اور روحانی صلاحیتوں کی برتری کا اس طرح اعتراف کرنا بلاوجہ نہیں ہے۔ اس کی اصل اور بنیادی وجہ یہ ہے۔ کہ اب مغربی دنیا عیسائیت سے مایوس ہوجانے کے بعد غیر شعوری طور پر ایک ایسے روحانی نظام کی متلاشی ہے جو ان کو ترقیٔ معکوس کے چکر سے نکال کر حقیقی فلاح کی راہ پر گامزن کردے۔ ان کے نظریات میں یہ خوشکن تبدیلی اور اپنے ہی ہاتھوں لائی ہوئی تباہی سے بچنے کا یہ شدید احساس اس امر پر گواہ ہے۔ کہ موجودہ دور اسلام کے حق میں تکمیلِ اشاعت کا دور ہے۔ اور آج مسلمانوں کی فلاح صرف اور صرف اس بات میں مضمر ہے کہ وہ تبلیغ کے اہم فرض کو پہچانیں۔ اور خدا نے اس زمانے میں تکمیلِ اشاعت کا جو آسمانی نظام قائم کیا ہے۔ اپنے آپ کو اس کے ساتھ وابستہ کریں۔ اس کے بغیر اسلام کو تمام دنیا میں غالب کرنے کی جو کوشش بھی کی جائے گی۔ اس کا حقیقی طور پر سودمند ہونا ممکن نہیں ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کا ارشاد فرمودہ

جماعت احمدیہ کے لئے نئے سال کا پروگرام

(۱) "ہر تعلیم یافتہ مرد اور ہر تعلیم یافتہ عورت جماعت کے کسی ایک یا مرد یا عورت کو جو لکھنا پڑھنا نہیں جانتے معمولی لکھنا پڑھنا سکھا دے۔"

(۲) "جماعت کا ہر فرد چھوٹا ہو یا بڑا عورت ہو یا مرد تحریکِ جدید میں حصہ لے . . . جماعت کا کوئی فرد تحریکِ جدید سے باہر نہ رہ جائے"

(۳) "ہر احمدی زمیندار جو فصل عام طور پر کاشت کرتا ہے وہ اس کا ½ فیصدی زیادہ بوئے اور اس کی آمدنی تحریکِ جدید میں دے۔"

(۴) "ہر احمدی اپنے ہاتھ سے کچھ نہ کچھ زائد کام کرے۔ اور اس سے جو آمد ہو وہ اشاعتِ اسلام کے لئے دے۔"

"یہ پروگرام میں نے جماعت کے لئے تجویز کیا ہے . . . . . . سلسلہ کے مبلغ جس جگہ جائیں وہ لوگوں کو اس کی ترغیب دلائیں۔ اور لوگوں سے سو فی صدی اس پروگرام پر عمل کرانے کی کوشش کریں۔ اور جماعت کے سیکرٹری اور پریذیڈنٹ صاحبان ذمہ واری سے کام لیں۔ اور جماعت کے تمام افراد سے اس پر عمل کرائیں۔"

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ)

اسلام میں اجتماعی تزکیہ نفس کی اہمیت

جلسہ سالانہ ۱۹۵۳ء کے موقع پر مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب ناظر دعوت و تبلیغ نے "اسلام اور تزکیہ نفس" کے موضوع پر جو تقریر فرمائی تھی۔ اس کا ایک حصہ قبل ازیں شائع کیا جا چکا ہے۔ جس میں آپ نے اسلام کی رو سے تزکیہ نفس کے مفہوم پر روشنی ڈالی تھی اب ایک اور حصہ شائع کیا جاتا ہے۔ جس میں آپ نے واضح فرمایا ہے۔ کہ اسلام نے کس طرح عبادات میں افراد کے ذہنوں کو جماعت کے تصور کے ساتھ ہر حالت میں وابستہ رکھا ہے۔ مکرم شاہ صاحب کی مفصل تقریر انشاء اللہ کتابی صورت میں شائع ہوگی:۔

اسلام کے نزدیک چونکہ افراد اجتماع یا سوسائٹی کی اصل بنیاد ہیں۔ اور سوسائٹی کی صلاحیت اور استواری کا دارومدار افراد کی صحت و صلاحیت پر ہے۔ اولاً افراد کی قدر و قیمت کا معیار اس نے یہ قرار دیا ہے۔ کہ وہ سوسائٹی کے لئے کہاں تک مفید یا غیر مفید وجود بنتے ہیں۔ اس لئے عبادت میں بھی جو تزکیہ نفس کا نہایت اہم ذریعہ ہے۔ افراد کے ذہنوں کو جماعت کے تصور کے ساتھ ہر حالت میں وابستہ کر دیا ہے۔ چنانچہ اسی اصل کی بنا پر ہمارے لئے دو قسم کی نمازیں تجویز کی گئی ہیں۔ اول نوافل جن میں سنتیں اور تہجد کی نماز شامل ہے۔ دوئم نمازِ فریضہ نوافل کی نمازیں افراد کو اجازت ہے۔ جہاں چاہیں جس طرح اور جتنی چاہیں پڑھیں۔ مگر نماز فریضہ کے لئے ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ دوسرے افراد کے ساتھ مل کر کسی معین جگہ میں پڑھی جائے۔ اس اجتماعی نماز کے بارے میں یہاں تک تاکید کی گئی ہے۔ کہ ایک تنِ تنہا نمازی کے لئے بھی جو جنگل میں بکریاں چرا رہا ہے۔ اور کوئی دوسرا اس کے پاس نہیں۔ جو اس کے ساتھ مل کر نماز پڑھے۔ یہ جائز نہیں۔ کہ وہ بغیر جماعت کے اپنی یہ نماز ادا کرے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ایسے تنِ تنہا انسان کے لئے حکم دیا ہے۔ کہ وہ خود اذان کہے۔ یا تکبیر کامل اور پھر خود امام بنے۔ اور نماز فریضہ ادا کرے۔ آپؐ فرماتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کے فرشتے اس کے ساتھ نماز پڑھیں گے۔ کیا عجیب پُر حکمت یہ ارشاد نبوی ہے۔ جنگل میں بھی ایک اکیلے مسلمان کے لئے یہ گوارا نہیں کیا گیا۔ کہ اس کا ذہن جماعتی تصور سے الگ ہو۔ کیونکہ اس کا تزکیہ نفس جہاں اپنے نفس کے لئے مقصود بذات ہے۔ اس سے بڑھ کر جماعت کے لئے بھی من حیث المجموع مقصود و مطلوب ہے۔ اسی حکمت کے پیش نظر سورۂ فاتحہ کی دعا میں ایاک نعبد و ایاک نستعین۔ اھدنا الصراط المستقیم جو صیغے تجویز کئے گئے ہیں۔ وہ جمع متکلم کے ہیں۔ نہ کہ مفرد متکلم کے۔ نعبد و نستعین۔ اھدنا کے الفاظ ہیں۔ یعنی ہم عبادت کرتے ہیں۔ ہم مدد مانگتے ہیں۔ ہماری رہنمائی فرما۔ اعبد۔ استعین اور اھدنی کے الفاظ سے یہ دعا نہیں سکھائی گئی۔ سورہ فاتحہ کی دعا کے الفاظ سے ہی ظاہر ہے۔ کہ اسلامی نماز کا تعلق افراد سے بڑھ کر جماعت کے ساتھ ہے۔ افراد کا تزکیہ مقصود و مطلوب ہے۔ جماعتی تزکیہ کے لئے اور اس اعلیٰ غرض کے لئے دو قسم کی نمازیں تجویز کی گئی ہیں۔ نفلی نماز جو فرد کی نماز انفرادی حیثیت سے ہے۔ اور نمازِ فریضہ جو با جماعت نماز ہے۔

وہ نماز جو فرد کی نماز ہے۔ اس میں اس کا تعلق خالصۃً اللہ تعالےٰ اور اس کے نفس کے درمیان بطور ایک سربستہ رازِ محبت کے ہے جسے دوسرے نہیں جانتے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اس نماز کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ ولا تسئل عن حسنھن ولا طولھن یعنی آپ کی نفلی نمازیں جو حسن تھا۔ اور جس قدر وہ لمبی ہوتی تھیں اس کے متعلق نہ پوچھ۔ کہ اس کا بیان نہیں ہو سکتا۔ ایک استغراقِ کلی اور کامل محویت اور فنا کی حالت تھی۔ جس میں آپ کا وجود اصلی باقتضائے نفس نکلنا ہی محسوس نہیں کرتا تھا۔ آپ نے فرمایا۔ قرۃ عینی فی الصلوٰۃ۔ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے۔ یہ محبوبِ حقیقی کا جلوہ تھا۔ اور اس کا دلربا نظارہ۔ کہ اس سے جدا ہونے کو دل ہی نہیں چاہتا تھا۔ آپؐ کی یہ نماز آپ کے اور آپ کے رب کے درمیان ایک سربستہ راز تھا۔ اسی نماز کے متعلق قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ ومن اللیل فتھجد بہ نافلۃ لک عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا (بنی اسرائیل ع ۹) رات کو بھی بیدار ہو کر نماز پڑھو۔ جو تیرے لئے خاص عطیہ ہے۔ امید ہے۔ کہ تیرا رب تجھے مقام محمود پر پہنچائے۔ یہ مقامِ محمود تزکیہ نفس کی راہ میں سراپا حمد کا مقام ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو اس نماز کے ذریعہ سے حاصل ہوا۔ جو نفلی ہے اور جس کا تعلق ایک سربستہ رازِ محبت تھا۔ آپ کے نفس اور آپ کے رب کے درمیان۔ آپؐ کی ایک دوسری نماز وہ تھی۔ جو کہ صحابہ کرامؓ کے ساتھ مل کر ادا فرماتے۔ جو نماز فریضہ کہلاتی ہے۔ اس کی ادائیگی میں آپ کا طریق یہ تھا۔ کہ آپ منظرِ شفقت اور رحمت کہ آپ مقتدیوں پر گراں نہ گذرے اسے لمبا نہ کرتے۔ بلکہ ہلکی پڑھتے۔ اور آپؐ ہدایت فرماتے۔ کہ امام یہ نماز لمبی نہ کرے۔ بلکہ ہلکی پڑھے۔ کیونکہ اس کے پیچھے کمزور اور ناتوان بھی ہوتے ہیں۔ اور حاجتمند بھی۔ ان کا خیال رکھا جائے۔ غرض آپؐ کے ارشاد سے اور آپؐ کے اسوۂ حسنہ سے ظاہر ہے۔ کہ نماز فریضہ کا تعلق تزکیہ نفس کے ساتھ من حیث الجماعت ہے۔ اور اس میں جہاں آپؐ نے نرمی کا پہلو اختیار کرنے کی ہدایت فرمائی وہاں اس نماز کی صحت کے لئے کڑی شرطیں بھی رکھی ہیں جن سے اجتماعی تزکیہ نفس کی نوعیت واضح ہوتی ہے۔ جو اسلام افراد کے درمیان علاوہ ان کی اپنی ذاتی تطہیر و تزکیہ پیدا کرنے کے جماعتی تطہیر و تزکیہ بھی عبادت کے ذریعہ پیدا کرنا چاہتا ہے۔ یہ شرطیں حسب ذیل ہیں:۔

(۱) امام کی اقتداء میں نماز فریضہ پڑھی جائے۔ اس کے بغیر اگر نمازِ فریضہ پڑھی جائیگی۔ تو وہ ایک انفرادی نماز ہوگی۔

(۲) تمام مقتدی ایک صفِ وحدت قائم کر کے نماز فریضہ قائم کریں۔ ایسی وحدت کہ ان کے درمیان کسی قسم کا رخنہ نہ پیدا ہونے پائے۔ کندھے سے کندھا ملا کر قدم سے قدم جوڑ کر۔ فرمایا اگر دو نمازیوں کے درمیان جماعت نماز فریضہ میں فرق رہا۔ تو شیطان کو اس راہ سے بگاڑ پیدا کرنے کا موقع مل سکتا ہے

(۳) امام کی حرکات و سکنات کے ساتھ وابستہ ہو کر قیام رکوع اور سجدہ وغیرہ بجا لائے جائیں۔ اور ایسی وحدتِ تامہ پیدا کریں۔ کہ ان کی اپنی نیت نماز تک بھی وحدت کی شکل و صورت رکھے چنانچہ یہ مسئلہ مشہور ہے۔ کہ اگر کوئی مقتدی بعد میں صفِ جماعت میں یہ سمجھ کر شامل ہوا ہے۔ کہ ظہر کا وقت ہے۔ ظہر کی نماز ہی پڑھی جا رہی ہوگی۔ اور وہ ظہر کی نیت باندھ کر نماز شروع کرتا ہے۔ مگر نماز سے فارغ ہونے پر اسے معلوم ہوتا ہے۔ کہ امام نے بوجہ سفر یا کسی اور مجبوری سے نماز جمع کی ہے۔ اور جس نماز میں وہ شریک ہوا ہے۔ وہ نمازِ عصر تھی۔ نہ کہ نمازِ ظہر۔ تو ایسے مقتدی کی نیت کے مطابق نماز ظہر نہیں ہوگی۔ بلکہ امام کی نیت ہی اصلی نیت قرار دی جائیگی۔ اور اس کی وہ نماز جو امام کے ساتھ ادا کی ہے۔ عصر کی نماز قرار دی جائے گی۔ اس سے اس انتہائی وحدت کا پتہ چلتا ہے۔ جو اسلام نماز فریضہ کے ذریعہ سے امام کی اقتداء میں افراد کے درمیان پیدا کرنا چاہتا ہے۔

(۴) نماز فریضہ کے لئے چوتھی شرط یہ ہے کہ مقتدی اپنی اقتداء اور اطاعت میں پورے ادب کو ملحوظ رکھیں۔ امام بھی غلطی کر سکتا ہے۔ جیسے دیگر افراد۔ لیکن مقتدیوں کے لئے امام چونکہ واجب الاطاعت قرار دیا گیا ہے۔ اس لئے اگر اس سے کوئی بھول چوک ہو جائے۔ تو مقتدیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ ہر حالت میں اطاعت شعاری کا دستور العمل بجا لائیں۔ اس بارے میں بھی یہ مسئلہ مشہور و معروف ہے۔ کہ اگر امام بھول کر نماز میں کھڑا ہونے کی بجائے بیٹھ گیا ہے۔ تو مقتدیوں کو چاہیئے کہ سبحان اللہ کے الفاظ سے یہ اشارہ کریں۔ کہ امام سے کوئی بھول چوک ہو گئی ہے۔ لیکن اگر امام کو اپنی غلطی کا اس اشارہ سے علم نہیں ہوتا۔ تو مقتدیوں کا فرض ہے۔ کہ وہ امام کی غلطی کو نظر انداز کرتے ہوئے امام کے ساتھ بیٹھ کر نماز ادا کریں۔ خدا تعالےٰ ان کی یہ غلط نماز بھی امام کی اطاعت کی برکت سے قبول کرے گا۔ افراد کو اسلام نے یہ حق نہیں دیا۔ کہ وہ خواہ کتنی کثرت میں کیوں نہ ہوں۔ امام سے غلطی سرزد ہونے پر اس کی اقتداء میں وہ مقامِ ادب چھوڑ دیں جو ان کے لئے مقرر کیا گیا ہے۔ اور امام کے لئے بھی یہ حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ سجدہ سہو کرے۔ یعنی غلطی معلوم ہونے پر اس کا ازالہ کرے۔ کیا ہی حق و حکمت پر مبنی یہ اسلامی تعلیم ہے۔ جو جماعت کے شیرازہ کو شیطان کی رخنہ اندازی اور انتشار سے محفوظ رکھتی ہے۔

مقامِ ادب اور اطاعت کو ملحوظ رکھنے کے بارے میں یہاں تک تاکید کی گئی ہے۔ کہ اگر کوئی مقتدی امام سے پہلے رکوع یا سجدہ میں جاتا ہے۔ تو وہ یہ نہ سمجھے کہ اس نے بڑا اچھا کام کیا ہے۔ سجدہ اور رکوع جیسے اعلیٰ احکام میں امام سے بھی سبقت لے گیا ہے۔ بے شک خدا تعالیٰ کے سامنے جھکنا نہایت ہی اچھا کام ہے۔ مگر چونکہ امام کی اطاعت سے باہر ہو کر وہ رکوع یا سجدہ کیا گیا ہے۔ اس لئے اس کا یہ فعل جو اپنی ذات میں تو نہایت ہی اچھا ہے۔ لیکن چونکہ وہ امام کی اقتداء اور اطاعت سے باہر ہو کر کیا گیا ہے اس لئے اس کا یہ فعل ان کے منہ پر مارا جائیگا۔ اور قبول نہیں کیا جائیگا۔ حدیث میں آتا ہے۔ کہ ایسے انسان کا منہ قیامت کے دن گدھے کا ہوگا۔ کہ اس احمق نے اپنے آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ہدایت کو نہ سمجھا اور نہ ملحوظ رکھا۔ اور صفِ وحدت میں رخنہ پیدا کر دیا۔ جو آپؐ اسلامی معاشرہ کے درمیان امام کے ذریعہ سے قائم کرنا چاہتے ہیں۔ اگر امام نہ ہو۔ تو افراد کے اختلاف کی وہی حالت ہوگی۔ جو ہمیں ان کی انفرادی نماز میں روزانہ دکھائی جاتی ہے۔ سنتیں یا نفل پڑھنے میں ہر نمازی ایک اختلاف کی صورت و شکل روزانہ پیش کرتا ہے۔ کوئی کانوں پر ہاتھ رکھتے ہوئے نماز کو شروع کر رہا ہوتا ہے۔ کوئی دست بستہ کھڑا سورہ فاتحہ پڑھ رہا ہوتا ہے۔ کوئی رکوع میں اور کوئی سجود میں اور کوئی التحیات میں اور کوئی سلام پھیرتے ہوئے نماز سے فارغ ہو رہا ہوتا ہے۔ گویا جتنے افراد نماز پڑھ رہے ہوتے ہیں۔ اتنے ہی اختلاف کی صورتیں اور شکلیں نظر آتی ہیں۔ افراد کو اگر اپنی مرضی پر چھوڑا جائے۔ تو سوائے اختلاف کے اور کوئی شے نظر نہ آئیگی۔ اس

اختلاف کو یگانگت میں تبدیل کرنے کے لئے اور اس یگانگت کے ذریعہ سے افراد کو مفید وجود بنانے کے لئے ان کے لئے ایک امام مقرر کیا گیا ہے۔ جو ہر حالت میں واجب الاطاعت ہے اسلام کی یہ تجویز کردہ چوتھی شرط جو بوقت ادائیگی نماز فریضہ اختیار کی گئی ہے۔ نہایت ہی اہم شرط ہے۔ اور وہ دور رس نتائج پیدا کرنے والی ہے۔ جن کا تعلق جماعتی تزکیہ نفس کے ساتھ ہے۔

(۵) نماز فریضہ کی ادائیگی کے لئے ایک پانچواں حکم بھی ہے جس کا تعلق جمعہ کے روز ظہر کی نماز فریضہ سے ہے ... تمام افراد کو مرد عورتوں بچوں۔ بوڑھوں کو حکم ہے۔ کہ وہ نہا دھو کر صاف ستھرا لباس پہنیں۔ اور خوشبو لگا کر مسجد میں آئیں۔ نماز فریضہ بجائے چار رکعت کے دو رکعتیں پڑھی جائیں۔ مگر اس سے قبل امام کا فرض ہے۔ کہ تمام افراد کو قرآن مجید کی آیات پڑھ کر اپنی وعظ و نصیحت کرے۔ تاکہ اسلامی احکام کے متعلق ان کی واقفیت تازہ ہو۔ اور اس درس واحد سے ان کے معلومات کا سرمایہ بڑھتا رہے۔

یہ پانچ بڑی بڑی شرطیں ہیں۔ جو نماز فریضہ کے لئے مقرر کی گئی ہیں۔ ان شرطوں کی نوعیت سے ہی ظاہر ہوتا ہے۔ کہ اسلام نے تزکیۂ نفس کے لئے جو عبادت نماز کی صورت میں تجویز کی ہے۔ اس میں ایک طرف افراد کے کامل تزکیہ کو ملحوظ رکھا گیا ہے۔ اور دوسری طرف جماعت کے تزکیہ کو بھی۔

(باقی)

آپ نے اقرار کیا تھا؟

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرتے وقت آپ نے اقرار کیا تھا۔ کہ "جو نیک کام آپ بتائیں گے۔ میں ان میں آپ کی ہر طرح فرمانبرداری کروں گا۔"

حضور نے جلسہ سالانہ ۱۹۵۰ء کے موقع پر فرمایا تھا۔ کہ احباب جماعت اپنا روپیہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں امانت فنڈ صدر انجمن میں رکھوائیں۔ حتیٰ کہ جب وہ ربوہ میں تشریف لائیں۔ تو اگر ان کے پاس واپسی کے کرایہ کے لئے پانچ روپے کی رقم بھی بچتی ہو۔ تو وہ جتنے دنوں کے لئے یہاں رہیں۔ اتنے دن وہ پانچ روپے امانت میں جمع کرائیں۔ اور پھر جاتے ہوئے لے لیں۔

کیا آپ نے حضور کے اس ارشاد کی تعمیل کی؟ اگر ابھی تک تعمیل نہیں کی۔ تو آج ہی جس قدر بھی روپیہ آپ بھجوا سکتے ہیں۔ فوراً دفتر محاسب صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ بھجوا کر لکھیں۔ کہ وہ روپیہ آپ کے نام بطور امانت رکھ لیں۔ یہ روپیہ جب بھی آپ طلب فرمائیں گے فوراً آپ کو ادا کیا جائیگا۔ اگر آپ ربوہ سے باہر ہوں گے۔ تو آپ کے طلب کرنے پر صدر انجمن اپنے خرچ پر روپیہ بذریعہ منی آرڈر یا بیمہ آپ کو بھجوا دے گی۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ کے دور میں

جماعت احمدیہ کی شاندار مالی قربانیاں

(از جناب شیخ عبد الحمید صاحب عاجز ناظر بیت المال قادیان)

تحریک جدید کا آغاز

جماعت کی مالی پوزیشن کے استحکام کے ساتھ ساتھ جماعت کی ضروریات بڑھتی گئیں۔ اور سب سے بڑی ضرورت جسے حضور ہمیشہ مقدم فرماتے رہے ہیں۔ وہ جماعت کی تبلیغی ضرورت ہے۔ حضور کے زمانہ خلافت میں ہندوستان کے مختلف حصوں کے علاوہ دنیا کے اکثر ممالک میں تبلیغ اسلام کا پیغام پہنچایا گیا۔ لیکن ایک طرف بیرونی ممالک میں تبلیغی ضروریات جماعت کے عام مالی وسائل کے مقابل پر بہت زیادہ تھیں۔ اور دوسری طرف ۱۹۳۴ء کے آخر میں احمدیت کے مخالفین جماعت کی بڑھتی ہوئی ترقی کو دیکھ کر پورے زور و شور سے جماعت پر حملہ آور ہوئے۔

انیس مطالبات

ان غیر معمولی مخالفت کے ایام میں حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر قربانیوں کے وہ "انیس مطالبات" پیش فرمائے۔ جن کو تحریک جدید کے مطالبات کہا جاتا ہے۔ ان میں سے ایک مطالبہ مالی قربانی کا بھی ہے۔ جس کی غرض و غایت بیرونی ممالک میں تبلیغ کے کام کو زیادہ سے زیادہ وسیع کرنا ہے۔

ان مطالبات میں حضرت مصلح موعود نے جماعت کے لئے وہ زریں اصول مقرر فرمائے۔ جن پر عمل کر کے ہر غریب سے غریب دوست بھی اپنے ذاتی اور خاندانی اخراجات میں کفایت کر کے اپنی زندگی کو سادہ بنا کر سلسلہ کی ضروریات کے لئے کچھ نہ کچھ بچا سکتا ہے۔

ایک سادہ کھانا۔ سادہ لباس۔ زیورات میں کمی۔ گوٹا۔ کناری کی ممانعت سینما وغیرہ نہ دیکھنا۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالنا۔ اور بے کاری سے بچنا۔ چھوٹے سے چھوٹا کام کر لینا اپنی آمد سے کچھ بچانا۔ خدمت خلق اور ایثار کا جذبہ پیدا کرنا۔ رخصت کے ایام سلسلہ کے کام کے لئے وقف کرنا۔ زندگی وقف کرنا۔ غرضیکہ اس مبارک اور الٰہی تحریک کی جملہ شرائط اور مطالبات ایسے مفید اور اہم ہیں۔ کہ ان پر عمل پیرا ہو کر ہر ایک احمدی غیر معمولی قربانی میں حصہ لے سکتا ہے

بیعت کا صحیح مفہوم

ان مطالبات کو پیش کرنے سے قبل حضرت مصلح موعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نہایت پُر شوکت الفاظ میں جماعت کے تمام افراد پر بیعت کا صحیح مفہوم واضح فرمایا۔ حضور فرماتے ہیں کہ:-

"ہر شخص جو سلسلہ میں داخل ہوتا ہے۔ جس نے میرے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اور ان کے ذریعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اور ان کے ذریعہ خدا کی بیعت کی۔ وہ اپنی جان مال۔ عزت۔ آبرو۔ اولاد۔ جائیداد۔ غرضیکہ ہر چیز خدا اور رسولؐ اور اس کے نمائندوں کے لئے قربان کر چکا ہے۔ اور اب کوئی چیز اس کی اپنی نہیں۔ میں یہ کھول کر بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ جس کے دل میں بیعت کے اس مفہوم کے متعلق ذرہ بھی شبہ ہے۔ وہ اگر منافق کہلانا نہیں چاہتا۔ تو وہ اب بھی بیعت چھوڑ دے۔ جس بیعت میں نفاق ہو۔ وہ کسی فائدہ کا موجب نہیں ہو سکتی۔ بلکہ ایک لعنت ہے۔ جو اس کے گلے میں پڑی ہوئی ہے۔ پس جو شخص یہ سمجھتا ہے۔ کہ اس نے میری بیعت کسی شرط کے ساتھ کی ہوئی ہے۔ اور کوئی چیز اس کی باقی ہے۔ اور اس کے لئے میری اطاعت مشروط ہے۔ وہ میری بیعت میں نہیں۔ اور میں تمام کے سامنے اور پھر اخبار میں اسی خطبہ کی اشاعت کے بعد ان لاکھوں لوگوں کو جو دنیا کے گوشہ گوشہ میں رہتے ہیں۔ صاف صاف الفاظ میں کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ اگر کسی کے دل میں کوئی استثناء باقی ہے۔ تو میں اسے اپنی بیعت میں نہیں سمجھتا۔ میرا خدا گواہ ہے۔ اور آپ لوگ بھی سن رہے ہیں۔ آپ بھی گواہ ہیں۔ کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے، کیا پہنچا دی ہے؟ (اس پر چاروں طرف سے آوازیں بلند ہوئیں۔ کہ ہاں پہنچا دی ہے) میرا خدا گواہ ہے۔ اور آپ لوگ مقر ہیں۔ کہ میں نے یہ بات پہنچا دی ہے۔ کہ مشروط بیعت کوئی بیعت نہیں ہے۔ بیعت وہی ہے۔ جس پر ہر چیز قربان کرنے کے لئے انسان تیار ہو۔ پس میرا حکم جو خدا تعالیٰ کے احکام کے ماتحت ہو۔ اور جس کے خلاف کوئی نص موجود نہ ہو۔ اسے ماننا آپ کا فرض ہے۔"

جماعت کا اخلاص

جماعت کے احباب نے حضور کے ارشاد کی تعمیل میں جس شاندار قربانی کو پیش کر کے اپنے ایمان اور اخلاص کا ثبوت دیا۔ وہ اپنی مثال آپ ہے۔ حضور کا پہلے سال کا مالی مطالبہ صرف ساڑھے ستائیس ہزار روپیہ کا تھا۔ لیکن اس کے مقابل پر وعدے ایک لاکھ سات ہزار روپے کے وصول ہوئے جن میں سے ایک لاکھ تین ہزار روپیہ کی نقد وصولی ہوئی۔ الحمد للہ۔

تحریک جدید کے دوسرے سال کے وعدے اور وصولی دس ہزار کے اضافہ کے ساتھ اور تیسرے سال کی وصولی پہلے سال کی نسبت سے سینتیس ہزار روپے زیادہ ہوئی۔

ان تین سالوں کے بعد حضور نے اللہ تعالےٰ کی مشیئت کے ماتحت اس دور کو وسعت دے کر دس سالوں پر پھیلا دیا۔ سال چہارم کا آغاز فرماتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:-

"میں اللہ تعالےٰ پر اس تحریک کی تکمیل کو چھوڑتا ہوں۔ کہ یہ کام اسی کا ہے۔ اور میں صرف اس کا ایک حقیر خادم ہوں۔ لفظ میرے ہیں۔ پر حکم اسی کا ہے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشادات سے دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان لانے والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ میں نے جو کچھ کہا۔ وہ میری طرف سے ہے۔ بلکہ یہ اس نے کہا ہے۔ جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اور وہ چھوڑے گا نہیں۔ جب تک تم سے اس کی پابندی نہ کرا لے۔ یہ پہلا قدم ہے۔ یہ سب باتیں قرآن مجید میں موجود ہیں۔ اور جب تم پہلی بار ان پر عمل کرو گے۔ تو پھر اور بتائی جائیں گی۔ لیکن جب تک ان پر عمل نہ کرو۔ اور کس طرح بتائی جا سکتی ہیں۔ آخر میں میں یہ نصیحت کرتا ہوں۔ کہ سستیوں کو چھوڑو۔ غفلتوں کو دور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو۔ ہر تحریک میں حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو۔ جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو۔ جو مومن کرتا ہے۔"

تحریک جدید کا ہر مالی سال ختم ہونے پر حضرت مصلح موعود جماعت کو ایک یا اس سے زیادہ خطبات میں مخاطب کرتے ہوئے نومبر کے آخری ہفتہ میں ہر نئے سال کا آغاز فرماتے رہے۔ اور جماعت کو تحریک جدید کے کامیاب نتائج کی طرف توجہ دلاتے ہوئے اس میں شامل ہونے کی بار بار تحریک فرماتے رہے۔ اور مخلصین جماعت ہمت و بشاشت کے ساتھ اپنے پیارے امام کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے ارشادات کی تعمیل کرتے رہے۔ یہاں تک کہ دس سال کی میعاد ختم ہونے پر حضور نے مزید نو سال کے لئے جماعت کو یہ مالی جہاد جاری رکھنے کی تلقین فرمائی۔ (باقی)

جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۹۵۴ء

۱۶، ۱۷، ۱۸ اپریل کو بمقام ربوہ منعقد ہوگی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ جماعت احمدیہ کی مجلس مشاورت ۱۶ تا ۱۸ شہادت ۱۳۳۳ھ مطابق ۱۶ تا ۱۸ اپریل ۱۹۵۴ء بروز جمعہ۔ ہفتہ۔ اتوار کو بمقام ربوہ ہوگی جماعتیں اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس مشاورت)

یوم مصلح موعود کی مبارک تقریب پر جلسے

کرنڈی جناب پریذیڈنٹ صاحب نے جلسے کی صدارت کی "تلاوت قرآن مجید نظم کے بعد پیشگوئی مصلح موعود پر مختلف تقاریر ہوئیں۔ (محمد یوسف سیکرٹری تبلیغ جماعت کرنڈی ریاست خیرپور میرس سندھ)

نوشہرہ "جماعت احمدیہ نوشہرہ چھاؤنی کی طرف سے مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۴ء زیر صدارت مکرم مرزا غلام حیدر صاحب امیر جماعت احمدیہ ایک اجتماع منعقد کیا گیا جس میں مختلف احباب جماعت نے پیشگوئی مصلح موعود کے مختلف پہلوؤں پر اپنے اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اور احباب جماعت کو اُن کی ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے خصوصاً تحریک جدید میں شامل ہونے کی تلقین کی گئی۔ اور بعد ازاں اجتماعی طور پر حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی درازیٔ عمر و صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی گئی۔

(عبد الستار خادم قائد مجلس خدام الاحمدیہ نوشہرہ)

ننکانہ صاحب مورخہ ۲۰-۲-۵۴ بروز ہفتہ بعد نماز مغرب مسجد احمدیہ ننکانہ صاحب میں زیر صدارت مکرمی ڈاکٹر ظہیر الدین صاحب نائب امیر مقرر ہوا۔ صاحب صدر نے جلسہ کی غرض و غایت بیان فرمائی۔ ماسٹر خیر الدین صاحب حافظ عبد الرشید صاحب خاکسار اور ڈاکٹر عبد الرحمن صاحب نے تقاریر کیں۔

(خاکسار محمد علی نجومی احمدی قائم مقام سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ ننکانہ صاحب ضلع شیخوپورہ)

اوکاڑہ مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۵۴ء زیر صدارت چوہدری غلام قادر صاحب پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ اوکاڑہ مسجد احمدیہ میں جلسہ منعقد ہوا۔ مولوی غلام احمد صاحب ارشد مولوی فاضل نے مصلح موعود کی پیشگوئی پر مفصل تقریر فرمائی۔ جس پر آپ نے پسر موعود کی پیشگوئی کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ (عبد الحکیم سیکرٹری انجمن احمدیہ اوکاڑہ ضلع منٹگمری)

ناصر آباد ۲۰ فروری ۱۹۵۴ء کو یوم مصلح موعود زیر صدارت مکرم سید داؤد مظفر شاہ صاحب منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی شعبان احمد نسیم صاحب نے پیشگوئی مصلح موعود کی اہمیت بیان فرماتے ہوئے پیشگوئی کے اصل الفاظ پڑھ کر سنائے پھر خاکسار نے پیشگوئی مصلح موعود پر تقریر کی۔

(خاکسار فضل الدین پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ناصر آباد سندھ)

اعلان دار القضاء

مقدمہ ممتاز اختر صاحبہ اہلیہ ملک عبد اللہ صاحب بنام میاں محمد احمد خان صاحب......

قاضی مولوی تاج الدین صاحب نے مورخہ ۲۷-۱ کو سات ماہ کے کرایہ کی ڈگری خلاف مدعا علیہ دی گئی ہے۔ اور بقیہ دعویٰ خارج کیا گیا ہے۔ منسوخی فیصلہ کے لئے میعاد ایک ماہ رکھی گئی ہے۔ متعلقین مطلع رہیں۔ (ناظم دار القضاء ربوہ)

تبصرہ **اسلامی نماز مترجم** نماز اور اس کے متعلقہ مسائل پر مشتمل یہ رسالہ حال ہی میں مکتبہ احمدیہ کی طرف سے شائع ہوا ہے جس میں علاوہ کلمات نماز و ادعیہ کے ترجمہ کے نماز سے متعلق ضروری ہدایات اور مسائل کو بھی عام فہم اور سلیس انداز میں بیان کرنے کی کوشش کی گئی ہے معنوی خوبیوں کے ساتھ ساتھ رسالہ کے ظاہری رکھ رکھاؤ میں بھی بڑی محنت سے کام لیا گیا ہے رسالہ رسالہ جو ۶۰ صفحات پر مشتمل ہے۔ بلاک کے رنگین اور جلی حروف میں طبع شدہ ہے قیمت ۸ آنے ہے۔ اور ذیل کے پتہ سے مل سکتا ہے (سیلون ٹی سٹال۔ ربوہ ضلع جھنگ)

پتہ مطلوب ہے

عبد الواحد صاحب ولد کرم دین صاحب ساکن چک ۱۲۵ شمالی ڈاکخانہ سلانوالی ضلع سرگودھا کے موجودہ پتہ کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو علم ہو۔ تو مطلع فرمائیں (ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ایک ہونہار بچے کی وفات

ہمارا بھانجا عزیز مسعود احمد عمر گیارہ سال جو مکرم برادرم محمد یوسف صاحب آف مسقط کا لڑکا اور محترم شیخ کریم بخش صاحب آف کوئٹہ کا نواسہ تھا مورخہ ۱۴ فروری ۱۹۵۴ء کو گھوڑے پر پانی میں سے گذرتے ہوئے ڈوب کر وفات پا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم نہایت سعادت مند۔ زیرک اور لائق بچہ تھا۔ گھر میں ہمارے بچوں کی باقاعدہ باجماعت نماز کی امامت کیا کرتا تھا۔ اور اسکول میں ہمیشہ اول درجہ حاصل کیا کرتا تھا۔ احباب جماعت سے استدعا ہے۔ کہ وہ عزیز کی مغفرت کے لئے دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہمارے خاندان کو یہ صدمہ جانکاہ برداشت کرنے کی اور صبر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔

(منجانب:- خاکسار شیخ محمد اقبال شیخ کریم بخش اینڈ سنز قندھاری بازار کوئٹہ)

احباب کرام جماعت و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ متوجہ ہوں

بعض احباب جماعت و سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کچھ رقم تو نقد یا بذریعہ منی آرڈر مرکز میں ارسال کر دیتے ہیں۔ اور کچھ رقم کا چیک وغیرہ ارسال کر دیتے ہیں۔ اور تفصیل دونوں کی ایک جگہ ملا کر ارسال فرماتے ہیں۔

نتیجہ یہ ہوتا ہے۔ کہ چیک تو بنک میں کیش کرانے کے لئے بھیج دیا جاتا ہے۔ اور جب تک اُس کے کیش ہونے کی اطلاع مکرمی محاسب صاحب کو نہیں ملتی۔ دوسری رقم بھی جو بذریعہ منی آرڈر یا نقد موصول ہوئی ہوتی ہے۔ وہ بھی داخل خزانہ نہیں ہو سکتی۔ اور بلا تفصیل میں پڑی رہتی ہے۔

لہٰذا اعلان ہذا کے ذریعہ احباب کرام اور خصوصاً سیکرٹریان مال جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ وہ جس قدر رقم بذریعہ منی آرڈر یا نقد داخل خزانہ فرمایا کریں۔ صرف اس قدر رقوم کی تفصیل دیا کریں۔

اور جو رقم چیک وغیرہ کے ذریعہ مرکز میں ارسال کریں۔ تو اس کی رقوم دوسری رقوم چندہ جات جو کہ نقد یا بذریعہ منی آرڈر ارسال کی گئیں ہوں کے ساتھ ملا کر ہرگز ہرگز نہ دیا کریں۔ تاکہ دوسری رقوم بروقت اور صحیح مدات میں داخل خزانہ ہو سکیں۔ یہ ایک نہایت اہم اور ضروری امر ہے۔ جس کا کہ ضرور خیال رکھا جائے۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

ہاتھ سے کام کر کے زائد آمدنی پیدا کرو

حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا تھا۔ کہ "تیسری تحریک میں عورتوں میں بھی یہ کرنا چاہتا ہوں۔ کہ ہم میں سے ہر شخص اپنے کاروبار، ملازمت اور روزگار کے کام کے علاوہ اپنے ہاتھ سے کام کر کے زائد آمد پیدا کرنے کی کوشش کرے اور یہ زائد آمدنی اگر غریب ہو۔ تو اس کا ایک حصہ اور امیر ہونے کی صورت میں ساری کی ساری سلسلہ کو بطور چندہ پیش کر دے۔ عورتیں مستورات کریا پراندے آزار بند تیار کر کے میری اس تحریک پر عمل کر سکتی ہیں۔"

مومن اپنا ایک منٹ بھی بے کار ضائع نہیں کرتا۔ حضور کے اس ارشاد پر تو دو ماہ گذر چکے ہیں۔ لیکن ابھی تک لجنات اماء اللہ کی طرف سے رپورٹ موصول نہیں ہو رہی۔ ہر جگہ مستورات حضور کی اس تحریک پر عمل کریں۔ اور رپورٹ بھجوائیں۔ (جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ)

لازمی چندوں کی ادائیگی کے متعلق ضروری اعلان

سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے ہر فرد جماعت پر بعض ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔ ان میں سے ایک ذمہ داری یہ ہے۔ کہ اپنی آمد کا ایک خاص حصہ اشاعت دین کے لئے مرکز میں بھجواتے رہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ کہ ایک بڑا طبقہ اپنی اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا کر رہا ہے۔ لیکن کئی دوست ایسے ہیں۔ جو سستی دکھاتے ہیں۔ یا بالکل ادا نہیں کرتے۔ جس سے قیاس کیا جاتا ہے۔ کہ ایسے ہمارے احباب کے ساتھ چلنے کے لئے تیار نہیں۔ کیونکہ جماعت کے ساتھ چلنے کے لئے جس قربانی کی ضرورت ہے۔ اس میں وہ حصہ نہیں لیتے۔ مؤخر الذکر احباب کے لئے قانون یہ ہے۔ کہ اُن کو ہر طرح سے اور ہر ممکن ذریعہ سے ترغیب دی جائے۔ کہ وہ اپنی اصلاح کر لیں۔ اگر وہ پوری شرح سے چندہ دینے سے واقعی معذور ہوں۔ تو وہ اپنی معذوری بیان کر کے کم شرح سے چندہ دینے کی منظوری حاصل کر لیں لیکن اگر باوجود ہر قسم کی کوشش کے اپنی اصلاح کرنے کے لئے تیار نہ ہوں۔ تو ان کی رپورٹ نظارت امور عامہ میں کی جائے۔ اور نظارت بیت المال کو اس کی اطلاع دی جائے۔ اس ضمن میں یہ امر واضح رہے۔ کہ اس قسم کے نادہندوں کی رپورٹ کرنا عہدیداران جماعت کا فرض ہے اور اگر وہ اس میں کوتاہی کریں۔ تو ایسے افراد کے بجٹ کو پورا کرنے کے وہ خود ذمہ دار ہوں گے۔

میں اس اعلان کے ذریعہ عہدیداران جماعت کو توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ نادہندگی کے مرض کو دور کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر کے اپنی ذمہ داریوں کے فرائض سے سبکدوش ہوں۔ (ناظر بیت المال ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور مالک کو نیکو کار بناتی ہے

یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ فسادات احرار ہی نے کرائے تھے

پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کو ختم کرنے کیلئے مذہب کو آلہ کار بنایا گیا تھا

۵ مارچ کے بعد بھی ایجی ٹیشن کو ہوا دینے کیلئے جماعت اسلامی کی سرگرمیاں جاری تھیں

تحقیقاتی عدالت میں صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل شیخ بشیر احمد کی بحث

لاہور ۲۳ فروری۔ فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت میں آج صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل شیخ بشیر احمد نے اپنے دلائل پیش کئے آپ نے کہا یہ ایک مسلّمہ حقیقت ہے کہ فسادات احرار ہی نے کرائے تھے۔ مسٹر بشیر احمد نے کہا کہ مطالبات مقصد کی دیانتداری پر مبنی نہیں تھے اور پاکستان کی نوزائیدہ مملکت کو ختم کرنے کے لئے مذہب کو آلۂ کار بنایا گیا تھا۔ احرار کی تقسیم سے قبل کی جانب فاضل ججوں کی توجہ مبذول کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ یہ لوگ پہلے کانگریس میں شامل تھے۔ لیکن ہندوستان کے مسلمان جب کانگریس کی سرگرمیوں کو شک کی نظر سے دیکھنے لگے تو انہوں نے کانگریس سے علیحدگی اختیار کر لی۔ لیکن علیحدگی کے باوجود مجلس احرار کی شکل میں برابر اپنی نظریات کی تبلیغ کرتے رہے۔

آپ نے کہا کہ نیشنلسٹ مسلمان ہمیشہ ایک ایسی حکومت کی تائید کرتے رہے تھے کہ جس میں مذہبی اختلافات کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔ لیکن چشم زدن میں ایک ایسے نیشنلسٹ مسلمان کا اپنا تصور اس حد تک بدل لینا کہ شدومد کے ساتھ اتنا بڑا مذہبی مسئلہ پیدا ہو جائے مکاری پر دلالت کرتا ہے۔

شیخ بشیر احمد نے پرزور الفاظ میں کہا یہ کوئی اتفاقی امر نہیں تھا کہ ایجی ٹیشن کو احرار نے جاری کیا آپ نے کہا احرار تجربہ کار سیاسی کارکن تھے جنہیں تقسیم سے پہلے کانگریس کا سرگرم تعاون حاصل تھا انھوں نے حکومت کو پریشانی میں ڈالنے کے لئے ایجی ٹیشن کو مذہبی رنگ دیا۔ آپ نے کہا اگر اب بھی تحقیق کی جائے تو احرار کا یہ دعویٰ کہ وہ سیاست سے تائب ہو کر مذہبی تبلیغ میں منہمک ہو گئے تھے ہرگز ثابت نہیں ہو سکتا۔ جب تک احمدیوں کے خلاف منعقد کئے جاتے والے جلسوں کو تبلیغی کانفرنسیں شمار نہ کیا جائے۔ اسوقت تک اس بات کا کوئی ثبوت نہیں ملتا کہ احراریوں نے کبھی صحیح معنوں میں کوئی کانفرنس منعقد کی۔

آپ نے کہا احرار کی حیثیت کبھی مذہبی گروپ کی نہیں تھی۔ اور اس کا ثبوت ہر احراری لیڈر کی کسی بھی تقریر سے مل سکتا ہے۔ جس میں سیاسی مسائل کے متعلق واضح حوالے ضرور موجود ہونگے۔ شیخ بشیر احمد نے کہا کہ احرار نے جو تجربہ کار سیاسی کارکن تھے مطالبات کے مضمرات کو پوری طرح محسوس کر لیا تھا اور انہیں معلوم تھا کہ وہ حکومت کے لئے ایک پریشان کن صورت حال پیدا کر دیں گے اور اپنی پارٹی کو منظر عام پر لا سکیں گے۔ آپ نے مزید کہا قیام پاکستان کے بعد احرار چاہتے تھے کہ حکومت کی مخالف پارٹی کی حیثیت سے کام کریں۔ مگر اپنے منصوبوں کے لئے فضا کو ناسازگار پا کر انھوں نے طوعاً وکرہاً یہ کہہ دیا کہ وہ سیاست سے کنارہ کش ہو گئے ہیں۔

آپ نے کہا کہ احرار نے اپنی سیاسی حیثیت دوبارہ حاصل کرنے کے لئے مطالبات پیش کئے تھے

جماعت اسلامی کا ذکر کرتے ہوئے شیخ بشیر احمد نے کہا جماعت اسلامی اس نظریئے پر شدت سے قائم ہے کہ اگر ضرورت ہو تو تشدد یا انقلاب کے ذریعہ سیاسی اقتدار حاصل کرنا جائز ہے آپ نے کہا جماعت اسلامی کا طریق کار یہی ہے کہ حکمران جماعت کو اس بات کا قائل بنایا جائے کہ حکومت کا تختہ الٹنا ان کی مذہبی ذمہ داری کا ایک جزو ہے۔ آپ نے بیان کیا کہ کم از کم مغربی پاکستان میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کو جہاں ملک کے مسلمانوں کی اکثریت آباد ہے جماعت اسلامی عملی سیاست سمجھتی ہے۔

آپ نے دوران بحث میں اس امر پر بھی زور دیا کہ جماعت اسلامی کے خیال کے مطابق ملک کا نظام حکومت دنیا کے ہر حصے کی حکومت سے زیادہ غیر اسلامی ہے اور ایسی حکومت کو باقی رکھنا ایک غیر اسلامی فعل ہے

آپ نے کہا اس افسوسناک ایجی ٹیشن میں جماعت اسلامی کا کیا حصہ تھا؟ اس کا اندازہ ان نظریات کی روشنی میں لگانا چاہیئے۔ جن پر جماعت اسلامی کار بند ہے اور جن کی وہ تبلیغ کرتی ہے۔ آپ نے بیان کیا۔ کہ جماعت اسلامی کے نزدیک احمدیوں کے ایک طبقے کو قتل کر دینا ایک نیکی کا کام ہوگا۔ اور مذہبی فرض کی ادائیگی کے مترادف۔

صدر انجمن احمدیہ کے وکیل نے کہا کہ جماعت اسلامی کے نزدیک شرعی قانون احمدیوں کے وجود کو تسلیم نہیں کرتا اور یہ کہ ان کی حیثیت ذمیوں سے بھی بدتر ہے۔

انہوں نے کہا جماعت اسلامی کے خیال کے مطابق اسلام سے مرتد ہو جانے والا واجب القتل ہے انھوں نے کہا میں دریافت کرتا ہوں کہ یہ نظریات حقوق انسانی کے اس منشور سے کہاں تک مطابقت رکھتے ہیں۔ جسے اقوام متحدہ نے منظور کیا ہے اور جس پر پاکستان نے بھی دستخط کئے ہیں۔ انہوں نے کہا یہ حقیقت صورت حال کو اور بھی خراب کر دیتی ہے کہ جماعت اسلامی حق باتوں کی تبلیغ کرتی ہے۔ ان پر وہ پوری طرح عقیدہ رکھتی ہے۔ جماعت اسلامی کے اراکین بات تو ملائمت سے کریں گے۔ لیکن انہیں ان لوگوں کا قلع قمع کر دینے میں کوئی پس و پیش نہیں ہوگا۔ جو ان کے نظریات سے اختلاف رکھتے ہوں۔

شیخ بشیر احمد نے بتایا کہ احمدی افراد کی اصلاح کے ذریعہ ہی انسانیت کی اصلاح کے قائل ہیں احمدیوں کے نزدیک اگر افراد کی اصلاح کر دی جائے تو معاشرے کی اصلاح خود بخود ہو جائے گی۔ اس کے برعکس جماعت اسلامی کا نقطہ نگاہ یہ ہے کہ انسانیت کی اصلاح کے لئے طویل راستہ اختیار نہ کیا جائے ان کا نصب العین یہ ہے کہ حکومت کی مشینری پر قبضہ کر لیا جائے اور پھر اسے عوام کی اصلاح کے لئے استعمال کیا جائے

آپ نے کہا میں اس میں کوئی حرج نہیں سمجھتا کہ امام جماعت احمدیہ کے نظریات کے خلاف تبلیغ کی جائے لیکن اس سلسلے میں یہ ضرور ملحوظ رکھنا ہو گا کہ کیا الفاظ استعمال کئے گئے ہیں۔ کس قسم کے لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے۔ موقعہ کیا تھا اور تقریر کا اثر کیا ہوا۔

آپ نے کہا کہ تقسیم سے پہلے جماعت اسلامی جو نظریات رکھتی تھی۔ اور اپنے عقائد کا جس طرح پراپیگنڈا کرتی تھی۔ وہ ان کے موجودہ موقف سے بالکل مطابقت نہیں رکھتا۔ اور اس امر پر زور دیا کہ ایجی ٹیشن میں جماعت اسلامی کی شرکت اور اس کی تائید بعض اور مقاصد کے پیش نظر تھی۔

شیخ بشیر احمد نے کہا کہ مولانا مودودی اور ان کے پیرو پوری طرح سے محسوس کرتے تھے کہ ایجی ٹیشن جس نے حکومت کی بے عملی اور تساہل کی وجہ سے شدت اختیار کر لی تھی۔ مملکت کے وجود کو خطرے میں ڈال دے گی۔ آپ نے کہا ۱۳ جنوری ۱۹۵۳ء ہی کو مولانا مودودی نے واضح طور پر پہلے ہی سے اندازہ لگا لیا تھا کہ تحریک ایک ایسی نہج پر چل رہی ہے کہ جس کی وجہ سے وسیع پیمانے پر فسادات ہوں گے۔ جو تقسیم کے پہلے کے ہندو مسلم فسادات سے بھی زیادہ سنگین ہونگے

آپ نے کہا اس اندازے کے بعد مولانا مودودی کو فیصلہ کر لینا چاہیئے تھا کہ وہ "ڈائرکٹ ایکشن" کے فیصلے سے جسے ان کی تائید و حمایت حاصل تھی۔ اپنی اور اپنی جماعت کی وابستگی باقی رکھیں یا نہیں۔ آپ نے کہا کہ جہاں تک عوام کے احساس کا تعلق ہے مولانا مودودی اور ان کی جماعت نے مجلس عمل سے اپنی وابستگی داخلی رکھی کیونکہ جماعت اسلامی نے اپنے آپ کو تحریک سے اس طرح علیحدہ نہیں کیا تھا کہ دوسروں کے ذہن میں اس کے متعلق شک و شبہ کی کوئی گنجائش نہ رہے۔

آپ نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ جیسا کہ پولیس کے روزنامچوں اور خفیہ رپورٹوں سے ظاہر ہوتا ہے۔ ۵ مارچ ۱۹۵۳ء کے بعد ایجی ٹیشن کو ہوا دینے کے لئے جماعت اسلامی کی سرگرمیاں جاری تھیں۔ جماعت اسلامی کی سرگرمیوں سے ہوم سیکرٹری کے اس خیال کی تائید ہوتی ہے۔ کہ ۵ مارچ کو گورنر ہاؤس کے جلسے میں جماعت اسلامی دراصل ایک سیاسی چال چل رہی تھی۔

صدر انجمن احمدیہ کے وکیل مسٹر بشیر احمد نے کہا کہ صورت حال اس لئے خراب سے خراب تر ہوتی گئی کہ کسی نے بھی سخت کارروائی نہیں کی بلکہ اس سوچی سمجھی ایجی ٹیشن کے چلانے والوں کی پاسداری کی گئی۔ جس نے مذہبی رنگ اختیار کر لیا تھا۔ یہ ایجی ٹیشن جن خطرناک امکانات کی حامل تھی۔ احمدیوں نے حکومت کی توجہ وقتاً فوقتاً ان کی طرف مبذول کرائی۔ سرکاری افسروں کو صورت حال کی نزاکت کا پورا احساس تھا۔ لیکن ایک اقدام کے بعد دوسرے اقدام کی تجویز پیش کرنے کے باوجود بے عملی سے کام لیا گیا۔ پولیس والوں نے بڑھتی ہوئی ایجی ٹیشن کے متعلق حکومت کو پوری طرح باخبر رکھا۔ لیکن مسٹر دولتانہ نے جولائی ۱۹۵۲ء تک اس کی شدت کو روکنے کے لئے کوئی کارروائی نہیں کی انہوں نے کہا یہ عجیب بات ہے کہ ان پڑھ عوام کی جوشیلی طبائع اور ایجی ٹیشن کے خطرناک امکانات سے واقف ہونے کے باوجود مسٹر دولتانہ نے اسے غیر معمولی طور پر بڑھنے اور پھیل جانے کا موقعہ دیا۔ مسٹر دولتانہ کو سرکاری افسروں کی تجویز کے مطابق احرار پر پابندی لگا دینی چاہیئے تھی۔ یہ صرف احرار ہی تھے جنہوں نے علماء کو اپنا ہم خیال بننے کی ترغیب دی۔ وکیل نے کہا کہ وزیر اعلیٰ اشتعال انگیز پراپیگنڈے کو روکنے کے لئے پورا دباؤ ڈال سکتے تھے۔ ایجی ٹیشن کو خراب رنگ اختیار کرنے سے روکنے کے لئے مسٹر دولتانہ پنجاب سیفٹی ایکٹ کی دفعہ ۳ اور ۲۱ اور تعزیرات پاکستان کی دفعہ ۱۵۳۔الف اور ۲۹۵۔الف استعمال کر سکتے تھے۔ اس کے ساتھ ہی ساتھ مسٹر دولتانہ کو جو پنجاب کے سیاسی سربراہ بھی تھے۔ مطالبات کی نوعیت اور ان کے مضمرات بتانے کے لئے عوام سے رابطہ قائم کرنا چاہئے تھے۔ آپ نے اس طرف بھی اشارہ کیا کہ سزا پانیوالے احرار رہنماؤں کی رہائی اور دفعہ ۱۴۴ ہٹا لینے کی وجہ سے صورت حال اور بھی خراب ہو گئی نااہلی اور مناسب کارروائی نہ کرنے کی وجہ سے صورت حال نے ایسی شکل اختیار کی کہ جان و مال کا اتنا نقصان ہوا۔

موجودہ قانون کے مطابق احمدیہ عقائد کی تبلیغ کرنے کے سلسلے میں اپنے حق کا ذکر کرتے ہوئے

(باقی ص ۷ پر)

پنجاب اسمبلی نے مارشل لاء کے اسیروں کی رہائی کا مطالبہ مسترد کر دیا

لاہور ۲۵ ؍ فروری:- آج پنجاب اسمبلی میں چودھری محمد افضل چیمہ نے ایک غیر سرکاری قرارداد پیش کی جس میں مارشل لاء کے اسیروں کی رہائی کا مطالبہ کیا گیا۔ مگر ایوان نے اس قرارداد کو مسترد کر دیا۔ اس قرارداد میں کہا گیا تھا۔ کہ اسمبلی گورنر کو ایک مراسلہ بھیجے۔ کہ وہ حکومت پاکستان سے کہیں کہ مارشل لاء کے تمام اسیروں کی سزائیں معاف کر دی جائیں۔ میاں عبد الباری اور میاں محمد شفیع نے اس قرارداد کی حمایت کی۔ ایک تجویز یہ بھی پیش کی گئی کہ مارشل لاء کے مقدمات پر نظر ثانی کرنے کے لئے ایک عدالت بھی قائم کی جائے۔ پنجاب کے وزیر اعلیٰ ملک فیروز خان نون نے ان دونوں تجویزوں کی مخالفت کی۔ جس کے بعد ایوان نے انہیں مسترد کر دیا۔

پاکستان کا بجٹ ۵ ؍ مارچ کو پیش ہوگا

کراچی ۲۵ ؍ فروری:- وزیر خزانہ چودھری محمد علی ۵ ؍ مارچ کو ۴ بجے پاکستان پارلیمنٹ میں ۵۵-۱۹۵۴ء کا بجٹ پیش کریں گے۔ بجٹ پر عام بحث ۱۷ ؍ مارچ سے شروع ہوگی۔ اور تین دن جاری رہے گی۔ مختلف مدات پر بحث ۲۰ ؍ مارچ سے شروع ہوگی۔ اجلاس ۱۰ ؍ اپریل تک جاری رہے گا۔

مشرقی پنجاب اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان ریلوے

نئی دہلی ۲۵ ؍ فروری:- معلوم ہوا ہے کہ حکومت ہند مشرقی پنجاب میں مادھو پور اور مقبوضہ کشمیر میں اودھم پور کے درمیان ایک نئی ریلوے لائن تعمیر کرنے کے سوال پر غور کر رہی ہے۔

کاغذ کی قیمتوں میں ترمیم!

کراچی ۲۵ ؍ فروری:- وزارت صنعت کے نوٹیفکیشن نمبر پی سی (۳)۔ ۵ (۳) / ۵۳ مورخہ ۲۱ ؍ دسمبر ۱۹۵۳ء کی ترمیم میں حسب ذیل تبدیلی ہوئی ہے۔

نمبر شمار ۱ میں میٹرکس ڈکٹاپ / فلائنگ پیپر اسٹینڈرڈ فائن کاسٹ ۲۵ ۱۹ء کے سامنے ۳/۳/۱۲۲ روپے کے بجائے ۳/۳/۱۱۲ روپے درج ہوگا۔

صوبائی لائسنسنگ افسر

کراچی ۲۵ ؍ فروری:- وزارت صنعت نے ایک نوٹیفکیشن جاری کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ مسٹر یو ڈبلیو قریشی انڈر سیکرٹری محکمہ تعمیرات عامہ حکومت سندھ کو یکم فروری ۱۹۵۴ء سے صوبہ سندھ کیلئے فولاد کے صوبائی لائسنسنگ افسر کی حیثیت سے کام کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

تحقیقاتی عدالت میں شیخ بشیر احمد کا بیان

(بقیہ صفحہ ۶)

صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے وکیل مسٹر بشیر احمد نے کہا۔ اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ وہ دوسروں کو اسلام کی اس تشریح کا دلائل کے ذریعہ قائل کیا جائے۔ جو احمدی پیش کرتے ہیں۔ اور وہ اسلام کو اسی شکل میں پیش کرتے ہیں جس طرح نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیش کیا تھا۔ آپ نے کہا۔ یہ ایک مذہبی فریضہ ہے جس کا قرآن مجید نے ہر مومن کو حکم دیا ہے

(باقی)

امریکی امداد کے متعلق وزیر اعظم کا اعلان

(بقیہ صفحہ اول)

چونکہ یہ خبر پاکستان اور ترکی کے اس معاہدہ کے فوراً بعد آئی ہے جس کا مقصد یہ ہے کہ امن اور سلامتی کو تقویت دینے کے کام میں قریب تر تعاون پیدا کرنے کے طریقوں کا مطالعہ کیا جائے۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ اس کا سارے پاکستان میں مسرت کے ساتھ خیر مقدم کیا جائے گا۔ دنیائے اسلام کو طاقتور بنانے کی راہ میں ایک نہایت اہم قدم اٹھایا گیا ہے۔ آج پاکستان ایسے دور میں داخل ہو رہا ہے جس کے بارے میں امید ہے کہ وہ اس کی تاریخ کا ایک شاندار باب ثابت ہوگا۔ اب سے معاملات عالم میں نہایت اہم حصہ لیتا ہے۔ پاکستان کے لئے مقدر ہو چکا ہے۔ کہ وہ اس علاقہ میں بین الاقوامی استحکام اور سلامتی کا سب سے بڑا سہارا بنے۔

اب تک پاکستان کسی اعانت کے بغیر خود اپنے وسائل کے بل پر اپنے دفاعی انتظامات کی تکمیل کی کوشش کرتا رہا ہے۔ لیکن جدید طریقہ جنگ کے مقتضیات تیزی سے بدل رہے ہیں جس کی وجہ سے مناسب دفاع کے مصارف برابر بڑھ رہے ہیں۔ اور ملک کے اقتصادی نظام پر بے حد سخت بار پڑتا جا رہا ہے۔ اس کے نتیجہ میں ملک کے دفاعی انتظامات مکمل کرنے کی بنیادی ضرورت پر ملکی وسائل کی ترقی کو بڑی حد تک قربان کرنا پڑ رہا ہے امریکہ کی فوجی امداد سے پاکستان اپنے اقتصادی نظام پر مزید بار ڈالے بغیر کافی دفاعی قوت حاصل کر سکے گا۔ اس طرح اپنی سلامتی کی حفاظت اور اپنی آزادی کی بقا کے لئے اپنے دفاعی انتظامات کے کافی ہونے کا یقین ہو جانے کے بعد پاکستان اپنے انسانی وسائل اور دولت کو ترقی دینے کے لئے اپنے وسائل اور زیادہ استعمال کر سکے گا۔ تاکہ اسے اور زیادہ اقتصادی استحکام اور خوشحالی حاصل ہو جائے۔

اس بات پر زور دینا ضروری ہے۔ کہ ریاستہائے متحدہ امریکہ سے فوجی امداد حاصل کرنے کے فیصلہ کا مقصد اسے کسی ملک کے خلاف استعمال کرنا نہیں ہے پاکستان نے کبھی کوئی جارحانہ ارادہ نہیں کیا۔ اور نہ اب اس کا ایسا ارادہ ہے۔

درحقیقت اس کا ثبوت خود یہ واقعہ ہے۔ کہ یہ امداد ریاستہائے متحدہ امریکہ کے باہمی سلامتی کے قانون کے تحت حاصل کی جا رہی ہے۔ اس قانون کے تحت امداد حاصل کرنے والے ملک کو وعدہ کرنا پڑتا ہے۔ کہ وہ کسی قوم کے خلاف جارحانہ اقدام نہیں کریگا۔ ہم اس کی پابندی کریں گے۔ صرف یہی امر یقین دہانی کے لئے کافی ہے۔ کہ پاکستان کسی قوم کے خلاف

روس کی بحری اور فضائی طاقت

برطانیہ کے وزارت دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری کا بیان

لندن ۲۵ ؍ فروری: (بذریعہ ریڈیو) - برطانوی دارالعوام میں ایک سوال کے تحریری جواب میں وزارت دفاع کے پارلیمانی سیکرٹری مسٹر نگل برچ نے اس ہفتہ بتایا۔ کہ روسی بحریہ کے پاس اس وقت بیس اور پچیس کے درمیان جدید جنگی جہاز سو سے زیادہ جدید قسم کے تباہ کن جہاز ساڑھے تین سو کے قریب سرنگیں بچھانے والے جہاز جن میں سے تقریباً آدھے جہاز ساحلی علاقہ کے استعمال کے لئے ہیں اور دو ہزار چھوٹے جہاز ہیں۔ روس کی فضائیہ میں بیس ہزار کے لگ بھگ طیارے ہیں۔ اور ان کے علاوہ تین ہزار ساحلی ہوائی جہاز ہیں۔ مسلح فوجوں کو جہاں تک تعلق ہے۔ یہ فوجیں تیس ہزار سے زیادہ ٹینکوں سے لیس ہیں۔ ان ٹینکوں کے علاوہ پچیس ۲۵ ہزار ٹینک علیحدہ محفوظ رکھے گئے ہیں۔

واشنگٹن میں پاکستان کے منسٹر کی جانب سے استقبالیہ دعوت

واشنگٹن ۲۴ ؍ فروری:- مسٹر محمد ضمیر خان پاکستان کے منسٹر متعینہ واشنگٹن نے آج یہاں پہلی استقبالیہ دعوت دی۔ جس میں تقریباً ۱۵۰ مہمان شریک ہوئے۔ مہمانوں میں امریکی کانگریس کے ارکان اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کے افسر سفارتی نمائندے بین الاقوامی مالی فنڈ اور عالمی بنک کے بہت سے افسر بھی شامل تھے۔

ہم جارحانہ عزائم نہیں رکھتا اور اس امداد کو حاصل کرنے کا صرف یہ مقصد ہے۔ کہ اس سے ہماری دفاعی قوت میں اضافہ ہو۔ اور اس علاقہ کی سلامتی اور ترقی میں اضافہ کرنے میں مدد ملے اس وعدہ کے علاوہ پاکستان نے اس فوجی امداد کے عوض کوئی اور ذمہ داری قبول نہیں کی ہے۔ ریاستہائے متحدہ امریکہ نے کسی وقت بھی اڈوں یا کسی قسم کے اور وعدوں یا مراعات کا مطالبہ نہیں کیا اور نہ پاکستان نے ان کی پیشکش کی۔

پاکستان بین الاقوامی امن و بہبودی کو ترقی دینے کی پالیسی کا پابند ہے۔ اس پالیسی کے مطابق پاکستان نے ہمیشہ عالم اسلام کے استحکام و ترقی کے اضافہ میں مدد کرنے کی کوشش کی ہے مراکش سے لے کر انڈونیشیا تک تمام اسلامی ملکوں کے ساتھ پاکستان کی پالیسی ہمیشہ ہمارے اس یقین سے متاثر ہوتی ہے۔ کہ ان ممالک کا استحکام امن اور ترقی دنیا کے امن و ترقی کے لئے انتہائی اہم حیثیت رکھتی ہے اس پالیسی پر زیادہ موثر طریقہ سے کاربند ہونے کی غرض سے ہی ہم نے ترکی سے تعاون کرنے کا فیصلہ کیا۔ اور یہ فوجی امداد چاہی۔ ہمیں امید ہے۔ کہ اس طرح ہم اس علاقہ کی سلامتی کے استحکام اور اس کے باشندوں کی بہبودی کے اضافہ میں زیادہ امداد دے سکیں گے۔ اور اس صورت میں امن و ترقی کے لئے کام کر سکیں گے۔

—— کراچی ۲۶ ؍ فروری:- ... مسٹر عبد الملک وفد عمال مشرقی پاکستان ... کو ...

آئزن ہاور نے بھارت کو فوجی امداد دینے کی پیشکش کر دی - نہرو کے نام ذاتی خط

نئی دہلی ۲۵ ؍ فروری:- امریکہ کے صدر آئزن ہاور نے بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو کو ایک خط لکھا ہے۔ جس میں کہا گیا ہے۔ کہ اگر بھارت چاہے تو وہ امریکہ سے فوجی امداد حاصل کر سکتا ہے اس خط میں پنڈت نہرو کو یقین دلایا گیا ہے۔ کہ امریکہ نے پاکستان کو جو فوجی امداد دینے کا فیصلہ کیا ہے اسے بھارت کے خلاف استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ پنڈت نہرو کو صدر آئزن ہاور کا یہ ذاتی خط آج امریکی سفیر جارج ایلن نے دیا اس خط میں کہا گیا ہے۔ اگر کسی ملک نے امریکی فوجی امداد کو جارحانہ طریقے سے استعمال کیا تو وہ اس جارحانہ کارروائی کو کچلنے کے لئے مناسب کارروائی کریں گے۔ صدر آئزن ہاور نے کہا ہے کہ ترکی اور پاکستان کے معاہدے سے صاف ظاہر ہے کہ یہ ملک صرف دفاع کو مستحکم کرنا چاہتے ہیں اور اس سے امریکہ اور بھارت کی دوستی پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔

چاٹگام کی بندرگاہ میں پٹ سن کی ۱۲ ہزار گانٹھیں جل کر تباہ ہو گئیں

چاٹگام کی بندرگاہ میں ایک برطانوی جہاز میں پرسوں آگ لگ جانے سے پٹ سن کی تقریباً ۱۲ ہزار گانٹھیں جل کر تباہ ہو گئیں۔ اس آگ پر تقریباً ۹ گھنٹے کی جدوجہد کے بعد قابو پا لیا گیا۔ بتایا گیا ہے۔ کہ اس جہاز میں جو پٹ سن کی گانٹھیں پڑی تھیں وہ فرانس بھیجی جانے والی تھیں۔

پاکستان کیلئے امریکی امداد سے مشرق وسطیٰ کا دفاع مضبوط ہو جائے گا

صدر آئزن ہاور نے فوجی امداد دینے کا اعلان کر دیا

واشنگٹن ۲۵ فروری۔ آج دوپہر بارہ بجے (کراچی کے وقت کے مطابق ۹½ بجے شب) صدر امریکہ جنرل آئزن ہاور نے حسب ذیل اعلان وہائٹ ہاؤس سے جاری کیا ہے "۱۹ فروری کو ترکی اور پاکستان نے اعلان کیا کہ وہ امن وسلامتی کے تحفظ اور دیگر امور پر قریبی اشتراک عمل حاصل کرنے کے طریقوں پر غور کریں گے۔ حکومت امریکہ نے اس فیصلہ کا خیر مقدم کیا اور وہ اسے مشرق وسطیٰ کی سلامتی کے سلسلے میں تعمیری اقدام تصور کرتی ہے۔ حکومت پاکستان نے اب امریکہ سے فوجی امداد کی درخواست کی ہے میں نے بار بار کہا ہے کہ جارحانہ کارروائی کا مقابلہ کرنے کے لئے علاقائی گروپ بندی ترقی اور سلامتی کا موثر ترین ذریعہ ہے۔ آج کوئی قوم علیحدہ نہیں رہ سکتی۔ ۳۰ جون ۱۹۵۳ء کو کانگریس کے سامنے جو رپورٹ میں نے پیش کی تھی اس میں میں نے بتایا کہ ہمیں سیاسی فوجی و معاشی علاقائی اتحاد حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس لئے میں کانگریس کے تفویض کردہ اختیارات کے بموجب پاکستان کی درخواست قبول کرتا ہوں اور اب اس سلسلے میں فوجی امداد کے معاہدے کے تحت مزید مذاکرات ہونگے

حکومت امریکہ کو مشرق وسطیٰ کی دفاعی صلاحیتوں میں کمزوری پر تشویش رہی ہے۔ دفاعی قوت میں اضافہ کی غرض سے کانگریس نے گذشتہ اجلاس میں ان ممالک کی امداد کے لئے رقم کی منظوری دی جو اس کے خواہاں ہیں اور جو اقوام متحدہ کے دائرہ میں بین الاقوامی امن وسلامتی کی ترقی کے لئے رضامند ہیں اور جو امن کے خطرات کو اجتماعی اقدامات سے دور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ میں یہ بات واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ ہم امداد کے بارے میں باہمی تحفظ کے قانون کے مطابق کام کرینگے اس قانون کی شرط یہ ہے کہ جو سامان اور خدمات امداد میں دی جائیں گی وہ محض اندرونی سلامتی اور حفاظت خود اختیاری کے طور پر استعمال کی جائیں گی اور امداد لینے والا ملک اس علاقے کے دفاع میں حصہ لے سکے گا۔ جس میں وہ شامل ہے۔ اس ملک کے خلاف جارحانہ کارروائیوں میں استعمال نہ کریگا یہ شرائط تمام ممالک کو اطمینان دلاتی ہیں کہ ان کے سیاسی نظریات اور بین الاقوامی پالیسی چاہے کچھ بھی ہو امریکہ جو اسلحہ آزاد دنیا کے دفاع کے لئے دیتا ہے۔ جن سے ان کی اپنی سلامتی خطرہ میں نہ پڑے گی

میں یہ بات کہہ دینا ہوں کہ اگر ہماری امداد کا کسی ملک نے جس میں پاکستان بھی شامل ہے بیجا استعمال کیا اور اسے دوسرے ملک کے خلاف جارحانہ کارروائی میں استعمال کیا، تو میں اپنے آئینی اختیارات کی رو سے جارحانہ کارروائی کو روکنے کی غرض سے اس ملک کے خلاف اقوام متحدہ میں اور اس کے باہر مناسب کارروائی کروں گا۔ نیز مزید اقدام کے لئے کانگریس سے مشورہ کروں گا۔ حکومت امریکہ کی خواہش ہے کہ مشرق وسطیٰ زیادہ مضبوط اور مستحکم ہو۔ آزاد دنیا کے دوسرے علاقوں کے متعلق بھی اس کی یہی خواہش رہی ہے ہمیں یقین ہے کہ مشرق وسطیٰ کے لوگوں کو اپنے طرز زندگی کو برقرار رکھنے اور اسے ترقی دینے کے جذبات نیز سماجی ترقی میں جارحانہ کارروائیوں کو روکنے اور اس کے خطرات دور کرنے کے لئے استحکام کی وجہ سے تقویت پہونچے گی امریکی حکومت اس کوشش میں مدد کرنے کو تیار ہے۔ بشرطیکہ اس کی امداد درکار ہو۔" صدر امریکہ کے اس بیان کے سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ پاکستان اب ان ۴۶ ممالک میں شامل ہو گیا ہے۔ جن کو امریکہ سے فوجی امداد مل رہی ہے۔ یہ امداد باہمی دفاعی امداد کے پروگرام کے تحت دی جا رہی ہے۔ مختلف ممالک کو ان کی ضرورت کے مطابق سامان دیا جاتا ہے۔ بعض اوقات اس سامان کے استعمال کی مشابہت دینے کے لئے ماہرین بھی بھیجے جاتے ہیں۔ سامان میں جیٹ طیارے اور ٹینک بھی شامل ہوتے ہیں۔ بعض ممالک کو چھوٹے اسلحہ بھی دیئے جاتے ہیں۔ امداد متعلقہ ملک کی ضرورت اور سامان کی دستیابی کو سامنے رکھکر دی جاتی ہے۔

ہندوستان میں جماعت اسلامی کے سرکردہ اراکین

نئی دہلی ۲۵ فروری۔ رامپور میں جماعت اسلامی ہند کے تین سرکردہ اراکین لیڈروں کو گرفتار کر لیا گیا ہے ان گرفتار ہونے والے لیڈروں کے نام یہ ہیں۔ امیر جماعت اسلامی ہند مولانا ابو اللیث اصلاحی ندوی جنرل سیکرٹری مولانا محمد یوسف اور جماعت کے ترجمان "زندگی" کے ایڈیٹر مولانا حامد علی۔ ان تینوں کی گرفتاری حفاظتی نظر بندی کے قانون کے تحت عمل میں آئی ہے۔ رامپور کی اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ جماعت اسلامی کے لیڈروں کی گرفتاری سے قبل پولیس نے ان کے گھروں کو گھیرے میں لے لیا۔ ان کی گرفتاری کے بعد ان لیڈروں کے مکانات کی تلاشی لی گئی۔ تلاشی کا یہ سلسلہ کئی گھنٹے تک جاری رہا۔

مکانوں پر اپنے نام کی تختی لگائیے

کراچی ۲۶ فروری۔ کراچی کے ڈاک کے حکام کو حال ہی میں بہتر کارگزاری کی ایک مہم شروع کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ خطوط کے غلط جگہ پہنچنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ مکانوں اور بنگلوں پر نمبروں کی تختیاں نہیں لگی ہیں۔

پوسٹ ماسٹر جنرل نے جمہور سے اپیل کی ہے کہ خطوط اور تاروں کو فوراً پہنچانے میں محکمہ ڈاک کو مدد دینے کے لئے اپنے مکانوں وغیرہ کے باہر نمبر کی تختی لگائیں اور اپنے پتہ میں اس کا حوالہ دیں۔ بلکہ بہتر یہ ہوگا کہ اس تختی پر اپنا نام بھی لکھیں۔

شام میں کرنل شِشکلی کی حکومت کا بھی تختہ اُلٹ دیا گیا

ہاشم الاتاسی نئے صدر بن گئے

بیروت ۲۵ فروری: شام سے جو غیر مصدقہ اطلاعات لندن پہنچی ہیں۔ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ شام میں صدر کرنل ادیب شِشکلی کی حکومت کا تختہ اُلٹ دیا گیا ہے۔ اور کرنل شِشکلی ملک چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ ابھی تک ان اطلاعات کی تصدیق نہیں ہو سکی۔ اس سے پہلے مصدقہ اطلاعات میں بتایا گیا ہے۔ کہ شام کے شمالی اور جنوبی علاقوں میں شِشکلی حکومت کے خلاف بغاوت ہو گئی ہے۔ اور ان علاقوں کو باغیوں نے آزاد کرا لیا ہے۔ باغیوں نے شِشکلی کو ۲۴ گھنٹے کا الٹی میٹم دیا ہے۔ کہ وہ اس عرصے میں ملک سے چلے جائیں ۔ رگئے میں بیروت پہنچنے والی اطلاعات میں بتایا

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کی ایک اطلاع کے مطابق شام میں خونریز جنگ شروع ہو گئی ہے شام کے صدر کرنل شِشکلی نے وفادار فوجی دستوں کو باغیوں کی سرکوبی کے لئے شمالی شام کی طرف روانہ کر دیا ہے اور طیاروں نے باغی شہروں پر بمباری شروع کر دی ہے۔ ایک اطلاع کے مطابق شِشکلی کی فوج کے ۲۲ دستے دمشق سے باغی علاقوں کی طرف روانہ ہو

گیا ہے۔ کہ الیپو میں جو شام کا دوسرا بڑا شہر ہے۔ اتاترک بیرک کے دو فوجی گروہوں میں خونریز لڑائی شروع ہو گئی۔ ایک گروہ باغیوں کا حامی ہے اور دوسرا شِشکلی کا وفادار ہے۔ سادہ بر باغیوں نے ریڈیو ایلیپو سے اعلان کیا ہے۔ کہ دمشق کے سوا باقی تمام بڑے بڑے شہر باغیوں کے قبضہ میں آ چکے ہیں۔ ابھی تک شِشکلی کی وفادار فوج اور باغیوں میں تصادم ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔ مگر یہ یقین ظاہر کیا جا رہا ہے۔ کہ اگر یہ تصادم ہو گیا۔ تو سارے ملک میں خونریز خانہ جنگی شروع ہو جائے گی۔ دار الحکومت دمشق میں مکمل امن ہے۔ باغیوں نے اعلان کیا ہے۔ کہ انقلاب کی کامیابی کے بعد تمام اختیارات عوامی نمائندوں کے سپرد کر دیئے جائیں گے۔

نشریات سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ الیپو میں باغیوں کے قائد مصطفیٰ حمدون اور دار الزور کے علاقے میں کرنل ابو آصف باغیوں کے قائد ہیں۔ کرنل ابو آصف کا ایک اعلان ریڈیو نے نشر کیا ہے۔ جس میں بتایا گیا ہے کہ شمالی شام کے تمام علاقوں کو دمشق کی حکومت سے آزاد کر لیا گیا ہے۔ ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہاشم الاتاسی کو شام کا جائز صدر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ الیپو ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ ہاشم الاتاسی کو شام کا جائز صدر تسلیم کر لیا گیا ہے۔ ریڈیو ایلیپو نے کہا۔ کہ اب غداروں کی حکومت ختم ہو گئی ہے۔ ریڈیو سے ایک اعلان میں شِشکلی کو حکم دیا گیا ہے۔ کہ وہ ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ملک چھوڑ کر چلے جائیں۔ نشریہ میں کہا گیا ہے۔ کہ شِشکلی کے ملک سے جانے کے بعد موجودہ انقلابی تحریک ختم کر دی جائیگی۔ اور فوجیں بیرکوں میں واپس چلی جائینگی

ڈھاکہ میں حسن محمود کی متوقع آمد

ڈھاکہ ۲۵ فروری۔ توقع ہے کہ ریاست بہاولپور کے وزیر اعلیٰ سید حسن محمود اس ہفتہ کے آخر تک وزیر اعظم پاکستان کے ہمراہ یہاں پہنچیں۔ اور مسلم لیگ کی انتخابی مہم میں حصہ لیں گے۔

بقیہ صفحہ اوّل

آپ نے ان بنیادی اصولوں پر بھی تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ جن کو تاریخی واقعات کی تحقیق و تدقیق کے وقت پیش نظر رکھنا ضروری ہے آپ نے تاریخ کو قومی پروپیگنڈے کا آلہ کار بنانے کی مخالفت کرتے ہوئے حقیقت نگاری اور واقعیت پسندی کی اہمیت پر زور دیا۔ لیکن ساتھ ہی اس امر کی بھی وضاحت فرمائی کہ واقعیت پسندی بے شک ایک ضروری چیز ہے۔ لیکن جب تک حقائق کی اہمیت کا علم نہ ہو۔ اور جب تک واقعات کسی مخصوص رجحان اور اس کے نتائج کا صحیح احساس نہ دلائیں۔ اس وقت تک ان حقائق اور واقعات سے کوئی فائدہ حاصل نہیں کیا جا سکتا۔ اس لئے مورخین کو واقعیت پسندی کے ساتھ ساتھ ان واقعات سے مطلب اور نتائج اخذ کر کے انہیں اصل تاریخ کی صورت میں پیش کرنا چاہیئے۔

آپ نے فرمایا سب سے بنیادی ضرورت یہ ہے کہ ہم اپنے ذہنوں کو مطبوعہ الفاظ کے تحکم سے آزاد کر لیں۔ اور ایسے تمام نظریات کو رد کر دیں۔ جو ہم نے بغیر سوچے سمجھے ان لوگوں سے حاصل کر لئے ہیں۔ جنہوں نے اپنی تحریروں کے ذریعہ ہمارے ماضی کو بگاڑنے کی کوشش کی ہے۔ اس کے بعد ہی ہم اپنی تاریخ کو تحقیق و تدقیق کے قوانین کے مطابق ناقدانہ رنگ میں دیکھ سکتے ہیں۔ اور اپنی تحقیق و تدقیق کے نتیجہ کو حقیقت پسندانہ طور پر پیش کر سکتے ہیں اس ضمن میں آپ نے مورخین کو بہت سے خطرات سے بچنے کی طرف بھی توجہ دلائی۔ اور خاص طور پر مستقبل میں پیش آنے والے واقعات کے بارے میں مادی منطق کی رو سے قبل از وقت ہی فیصلے کرنے کی مذمت کی۔ اور بتایا کہ نسلی برتری، استعماریت مذہبی عدم رواداری اور تعصب کے جذبات نے تاریخ کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ کیونکہ یہ چیزیں واقعات کی رفتار سے صحیح نتائج نکالنے کی صلاحیت کو مسخ کر دیتی ہیں۔